Unit No. 9

FREEDOM آزادی

Langston Hughes (1901-1967)

شاعر کا تعارف

لینگسٹن ہیوز — سیاہ فام جذبوں کا شاعر

لینگسٹن ہیوز (Langston Hughes) بیسویں صدی کے ان چند شاعروں میں سے تھے جنھوں نے نہ صرف لفظوں کو آواز دی، بلکہ مظلوم دلوں کو شناخت دی۔ وہ 1 فروری 1902 کو Joplin, Missouri میں پیدا ہوئے اور اُن کی زندگی کا بیشتر حصہ امریکہ کے مختلف شہروں میں گزرا، مگر فکری طور پر وہ Harlem Renaissance تحریک سے جڑے رہے — وہ تحریک جو سیاہ فام شناخت، فن، اور آزادی کی آواز بن کر ابھری۔ ہیوز نے Lincoln University سے تعلیم حاصل کی اور کم عمری میں ہی ادب اور معاشرتی شعور کو اپنا میدان بنایا۔ وہ شاعر ہی نہیں، افسانہ نگار، مضمون نگار، ڈراما نگار اور صحافی بھی تھے۔

لینگسٹن ہیوز کی شاعری کا سب سے نمایاں وصف اُس کی سادگی اور موسیقیت ہے۔ وہ بڑے پیچیدہ جذبات کو عام لفظوں میں، بے ساختگی اور روانی کے ساتھ بیان کرتے ہیں اور ایسا انداز اپناتے ہیں جو براہِ راست قاری کے دل سے ہم کلام ہوتا ہے۔ اُن کے کلام میں jazz اور blues موسیقی کی سی روانی اور درد کی وہ تھرتھراہٹ ہے جو سیاہ فام زندگی کی صدیوں پرانی گونج کو آج کی زمین پر بکھیر دیتی ہے۔

ہیوز کی شاعری کا موضوع صرف رنگ و نسل کا فرق نہیں، بلکہ انسان کی آزادی، عزت، غربت، خواب، جدوجہد اور امید کی وہ پوری کائنات ہے جس میں ہر مظلوم انسان اپنی آواز پہچانتا ہے۔ وہ ان دیکھی ماؤں کی مایوس آنکھوں، مزدوروں کے جھکے کندھوں اور نوجوانوں کے ٹوٹے خوابوں کو نظم میں ڈھال دیتے ہیں۔ ان کی نظم I, Too میں چھپی للکار ہو یا Harlem میں دبے ہوئے خوابوں کا سوال — یہ سب اُن کے اندر کے احتجاج اور امید کا مظہر ہیں۔

ان کی مشہور تصانیف میں The Weary Blues (1926)، Montage of a Dream Deferred (1951) اور The Collected Poems of Langston Hughes شامل ہیں، جب کہ The Negro Speaks of Rivers، Mother to Son اور Let America Be America Again جیسی نظمیں آج بھی اپنے اندر ایک زندہ تاریخ سموئے ہوئے ہیں۔

لینگسٹن ہیوز محض شاعر نہ تھے، وہ وہ آئینہ تھے جس میں ایک پوری قوم نے خود کو پہلی بار پہچانا۔ وہ اُن کی آواز تھے جنھیں بولنے کا حق نہیں ملا تھا۔ ان کی تحریر ایک احتجاج بھی تھی، ایک خواب بھی اور ایک دعوتِ فکر بھی۔ وہ آج بھی زندہ ہیں — ہر اُس دل میں جو برابری، احترام اور آزادی کے لیے دھڑکتا ہے اور ہر اس نظم میں جو ظلم کے اندھیرے میں اُمید کا چراغ روشن کرتی ہے۔

تعارفی خلاصہ

یہ نظم مشہور سیاہ فام امریکی شاعر لینگسٹن ہیوز کی ایک پُرجوش آواز ہے جو انسانی آزادی، مساوات اور خودی کی طاقتور ترجمانی کرتی ہے۔ شاعر آزادی کو کسی آئندہ دن، سال یا مبہم وعدے سے مشروط نہیں کرتا بلکہ وہ واضح طور پر اعلان کرتا ہے کہ "آزادی کبھی نہیں آئے گی" جب تک اسے پوری قوت، ایمان اور عزتِ نفس کے ساتھ خود حاصل نہ کیا جائے۔

شاعر آزادی کو ایک "قوی بیج" سے تشبیہ دیتا ہے جو شدید ضرورت کی زمین میں بویا جاتا ہے، گویا یہ آزادی کا جذبہ مصیبتوں کے موسم میں ہی پھلتا پھولتا ہے۔ وہ ان لوگوں پر شدید تنقید کرتا ہے جو صرف صبر کرنے، حالات کے بہاؤ پر چھوڑنے یا کل کا خواب دیکھنے کی باتیں کرتے ہیں۔ شاعر کے نزدیک، ایسی تسلی آمیز باتیں صرف تاخیر کا بہانہ ہیں، جو انصاف کے قتل کے مترادف ہیں۔

نظم میں شاعر کہتا ہے کہ اُسے مرنے کے بعد کی آزادی نہیں چاہیے، بلکہ وہ زندگی میں عزت اور وقار کے ساتھ جینے کا حق مانگتا ہے۔ "کل کی روٹی" جیسے استعارے کے ذریعے وہ بتاتا ہے کہ صرف وعدے یا امیدیں کافی نہیں، بلکہ عملی انصاف اور موجودہ آزادی کی ضرورت ہے۔

شاعر اپنی بات نہایت سادگی مگر وقار سے کہتا ہے۔ وہ مطالبہ کرتا ہے کہ جیسے دوسروں کو جینے، کھانے اور زمین پر حق حاصل ہے، ویسے ہی اُسے بھی اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے اور زمین کا مالک بننے کا حق ہے۔ وہ کہتا ہے:

"I live here too. Just as you." یہ سطر اُس کے مکمل انسانی وقار کی گواہی ہے۔

اس نظم کا انداز سنجیدہ، پُراعتماد اور بامعنی ہے۔ شاعر نہ چیختا ہے، نہ جھکتا ہے بلکہ ایک پُرامن مگر پختہ لہجہ اختیار کرتا ہے جو قاری کے دل کو چھو لیتا ہے۔ اس نظم میں ماضی کی غلامی، حال کی بے بسی اور مستقبل کی امیدوں کے درمیان پھنسے فرد کی نفسیاتی کیفیت کو بہترین انداز میں پیش کیا گیا ہے۔

مختصراً، یہ نظم ایک سادہ مگر پُرجلال مطالبہ ہے کہ آزادی کوئی خیرات نہیں، یہ حق ہے — اور یہ اب چاہیے، بعد میں نہیں۔

MAIN IDEA

The poem demonstrates (ظاہر کرتی ہے) that true freedom (آزادی) cannot be achieved through waiting, fear, or compromise (سمجھوتہ). The poet demands (مطالبہ کرتا ہے) immediate (فوری), real, and equal (مساوی) freedom for all people. He emphasizes (زور دیتا ہے) that promises (وعدے) of future justice are not enough. Freedom must be claimed (مطالبہ کرنا چاہیے) and lived now, with dignity (عزت، وقار) and courage (ہمت، حوصلہ).

یہ نظم ظاہر کرتی ہے کہ حقیقی آزادی انتظار، خوف یا سمجھوتے سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ شاعر تمام لوگوں کے لیے فوری، حقیقی اور مساوی آزادی کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ زور دیتا ہے کہ مستقبل کے انصاف کے وعدے کافی نہیں ہیں۔ آزادی کا عزت اور ہمت کے ساتھ ابھی مطالبہ کرنا چاہیے اور اسے اب زندگی بنانا چاہیے۔

NOTE: It may be added before the explanation of any line of the poem.

A GENERAL REVIEW OF THE POET'S STYLE, THOUGHTS AND LANGUAGE

Langston Hughes writes in a simple, direct, and powerful (موثر) style that speaks to the common (عام) people. His language (زبان) is clear and rhythmic (موسیقیت سے بھرپور), often influenced (متاثر دکھائی دیتی ہے) by jazz and blues, which makes his poetry musical (موسیقانہ) and emotionally (جذباتی طور پر) rich. In the poem Freedom, Hughes uses repetition (تکرار) and short, forceful (زوردار) lines to express deep frustration (مایوسی) and longing (خواہش) for justice. His thoughts (خیالات) reflect (عکاسی کرتے ہیں) a strong desire (تمنا) for social (معاشرتی) change and equality (مساوات), and his words often carry the voice (آواز) of the oppressed (مظلوم طبقہ). Overall (مجموعی طور پر), his style is bold, honest, and deeply rooted (جڑا ہوا ہے) in the struggles (جدوجہد) and hopes of African Americans.

لینگسٹن ہیوز ایک سادہ، براہِ راست اور موثر انداز میں لکھتے ہیں جو عام لوگوں (کے دل) سے بات کرتا ہے۔ اُن کی زبان صاف اور موسیقیت سے بھرپور ہے، جو اکثر جاز اور بلیوز موسیقی سے متاثر دکھائی دیتی ہے، جو اُن کی شاعری کو موسیقانہ طرز اور جذباتی گہرائی عطا کرتا ہے۔ نظم Freedom میں ہیوز تکرار اور زوردار مصرعوں کے ذریعے شدید مایوسی اور انصاف کی خواہش کا اظہار کرتے ہیں۔ اُن کے خیالات معاشرتی تبدیلی اور مساوات کی گہری تمنا کی عکاسی کرتے ہیں اور ان کے الفاظ اکثر مظلوم طبقے کی آواز بن کر ابھرتے ہیں۔ مجموعی طور پر، اُن کا اسلوب جری، سچا اور افریقی نژاد امریکیوں کی جدوجہد اور اُمیدوں میں جڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔

Jazz and Blues are two important forms (اقسام، شکلیں) of music that originated (جنم لیا) in the African American communities (معاشرے، برادریاں) of the United States.

Jazz

Jazz is a musical genre (صنف) that began in the early 20th century. It is known for its improvisation (برجستہ طرز), complex (پیچیدہ) rhythms, and expressive (جذبات سے بھرپور) melodies (دُھنیں). Instruments (ساز، آلات) like the saxophone, trumpet, piano, and drums are commonly (عام طور پر) used. Jazz is often lively (زندہ دل، پرجوش), creative (تخلیقی), and spontaneous (بے ساختہ).

Blues

Blues is an older form of music that started in the late 19th century. It expresses (اظہار کرتی ہے) deep emotions (جذبات), often sadness (اداسی), pain, longing (تڑپ، تمنا), or hope. Blues uses a simple, repeating pattern (انداز) in both lyrics and music, and it is usually (عموماً) slow and soulful (جذبات سے بھرپور). The guitar and harmonica are common blues instruments (سازوآلات).

Both jazz and blues deeply influenced (متاثر کیا) American poetry and music. Langston Hughes drew on their rhythmic patterns and emotional (جذباتی) depth (گہرائی) to shape his poetic (شاعرانہ) style.

PRE-READING:

- ***Is it about personal freedom, social freedom, or something else?***

کیا یہ نظم شخصی آزادی کے بارے میں ہے، سماجی آزادی کے بارے میں ہے یا کسی اور چیز کے بارے میں ہے؟

Ans: The title 'Freedom (آزادی)' suggests that the poem will be about social (سماجی) and political freedom, possibly (ممکنہ طور پر) focusing on equality (مساوات), justice (انصاف),

and civil (شہری) rights (حقوق). It may highlight the struggles (مشکلات) of people who are denied (محروم رکھا جاتا ہے) freedom in society.

نظم کا عنوان ''آزادی'' بتاتا ہے کہ یہ نظم سماجی اور سیاسی آزادی کے بارے میں ہوگی۔ ممکن ہے کہ اس میں مساوات، انصاف اور شہری حقوق پر توجہ دی گئی ہو۔ یہ ان لوگوں کی مشکلات کو اجاگر کر سکتی ہے جنھیں معاشرے میں آزادی سے محروم رکھا جاتا ہے۔

- ***Do you think the poet will be happy, sad, or frustrated? Why?***

کیا آپ کو لگتا ہے کہ شاعر خوش ہوگا، غمگین ہوگا یا پریشان؟ کیوں؟

Ans: I think the poet will be frustrated (دل شکستہ) because getting freedom is not easy. It takes a long time, and people keep delaying (مؤخر کرنا) it. The poet may be upset (پریشان) with those who don't understand how important freedom is and keep ignoring (نظر انداز کرنا) how urgent (فوری) it is.

مجھے لگتا ہے کہ شاعر دل شکستہ ہوگا کیوں کہ آزادی حاصل کرنا آسان نہیں ہوتا۔ اس میں ایک لمبا عرصہ لگتا ہے اور لوگ اسے مؤخر کرتے رہتے ہیں۔ شاعر اُن لوگوں سے پریشان ہو سکتا ہے جو یہ نہیں سمجھتے کہ آزادی کتنی اہم ہے اور اس کی فوری ضرورت کو نظر انداز کرتے رہتے ہیں۔

Poem With Translation & Explanation

Lines 1- 4 (The Futility of Fear and Compromise)

Words	POS	IPA	تلفظ	معانی
compromise	noun	/'kɒm.prə.maɪz/	کام۔پرا۔مائی ز	سمجھوتہ، مفاہمت
fear	noun	/fɪər/	فی اَر	خوف، ڈر، اندیشہ، خدشہ، وحشت

Words	معانی	Synonyms
compromise	سمجھوتہ، مفاہمت	give and take, surrender, yield, give in, make concession, meat each other halfway, come to term, settlement, agreement
fear	خوف، ڈر	fright, dread, alarm, terror, panic, apprehension, anxiety, panic

Freedom (آزادی) will not come	آزادی کبھی نہیں آئے گی
Today, this year	نہ آج، نہ اس سال
Nor ever	نہ ہی کبھی
Through compromise (سمجھوتہ) and fear (خوف).	سمجھوتے اور خوف کے ذریعے۔

Paraphrase:

True freedom (آزادی) cannot be achieved Not now, not even within (کے اندر) this year And not at any time in the future If people keep giving in or stay afraid (ڈرنا)

مفہوم

سچی آزادی نہیں مل سکتی، نہ ابھی، نہ اس سال کے اندر اور نہ ہی مستقبل میں کسی وقت، اگر لوگ ہار مانتے رہے یا ڈرتے رہے۔

Reference: These lines have been taken from the poem ***"Freedom"*** by ***Langston Hughes.***

Context: These are the beginning (ابتدائی) lines of the poem. At the very start of the poem, the speaker sets (قائم کرتا ہے) the tone (لب و لہجہ) by rejecting (رد کرتے ہوئے) the idea that freedom (آزادی) can be gained (حاصل کرنا) slowly or fearfully (خوف کے ذریعے). This idea leads (لے جاتا ہے) into the next stanza, where the speaker begins to talk about his personal (ذاتی) right (حق) to freedom.

یہ نظم کی ابتدائی سطریں ہیں۔ نظم کے آغاز ہی میں مقرر (شاعر) اس خیال کو رد کرتے ہوئے نظم کا لب و لہجہ قائم کرتا ہے کہ آزادی دھیرے دھیرے یا خوف کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے۔ یہی خیال اگلے بند میں لے جاتا ہے، جہاں مقرر (شاعر) اپنے ذاتی حق آزادی کی بات کرنا شروع کرتا ہے۔

Explanation:

In these lines, the poet firmly (دوٹوک انداز میں) declares (اعلان کرتا ہے) that true freedom (آزادی) cannot be achieved by simply (صرف) waiting for the right time or by using weak strategies (حکمتِ عملیاں). He emphasizes (زور دیتا ہے) that freedom will never come — not today, not this year, not ever — if people compromise (سمجھوتہ کرنا) on their principles (اصول) or allow fear (خوف) to control them. The message is bold (جرأت مندانہ) and urgent: freedom requires courage (جرأت), not submission (اطاعت) or delay (تاخیر).

تشریح

ان سطروں میں شاعر دوٹوک انداز میں اعلان کرتا ہے کہ حقیقی آزادی صرف مناسب وقت کا انتظار کرنے یا کمزور حکمتِ عملیاں اپنانے سے حاصل نہیں ہوتی۔ وہ زور دیتا ہے کہ اگر لوگ اپنے اصولوں پر سمجھوتہ کرتے رہے یا خوف کو خود پر حاوی ہونے دیتے رہے تو آزادی نہ آج، نہ اس سال اور نہ ہی کبھی ملے گی۔ یہ پیغام جرأت مندانہ اور فوری (عمل کا متقاضی) ہے: آزادی کے لیے اطاعت یا تاخیر نہیں بلکہ جرأت درکار ہوتی ہے۔

Critical Analysis:

These lines show that freedom cannot be achieved by waiting or by being afraid (خوفزدہ) and making weak deals. The poet says clearly that freedom will never come if people keep compromising (سمجھوتہ کرتے رہے) or living in fear (خوف).

Langston Hughes is warning against delay (تاخیر), fear, and passivity (غیر فعالی سے). He believes that real freedom needs strength (طاقت), courage, and action — not soft words or false (جھوٹے) promises (وعدے). The tone is strong and urgent, pushing the reader to take a stand and not accept anything less than full justice (انصاف).

تنقیدی جائزہ:

یہ سطریں ظاہر کرتی ہیں کہ آزادی انتظار کرنے یا خوفزدہ ہو کر کمزور سودے (حکمتِ عملیاں) کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ شاعر صاف الفاظ میں کہتا ہے کہ اگر لوگ سمجھوتہ کرتے رہے یا خوف میں مبتلا رہے تو آزادی کبھی نہیں آئے گی۔

لینگسٹن ہیوز تاخیر، خوف اور غیر فعالی سے خبردار کر رہا ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ حقیقی آزادی کے لیے طاقت، جرأت اور عمل درکار ہوتا ہے — نہ کہ نرمی بھرے الفاظ یا جھوٹے وعدے۔ نظم کا لب و لہجہ مضبوط اور فوری (عمل کا متقاضی) ہے، جو قاری کو یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ کھڑے ہوں اور مکمل انصاف کے بغیر کسی چیز کو قبول نہ کریں۔

Line 5-9 (Equality and Claim to Ownership)

Words	POS	IPA	تلفظ	معانی
right	noun	/raɪt/	رائی ٹ	حق، اختیار
fellow	noun	/'feləʊ/	فَے۔لو	کوئی شخص
own	verb	/əʊn/	اون	اپنا

Words	معانی	Synonyms
right	حق، اختیار	entitlement, claim, privilege, liberty, freedom, authorization, power, license, authority, prerogative
fellow	کوئی شخص	person, individual, peer, man, companion, colleague, comrade, associate, mate, counterpart
own	اپنا	possess, hold, have, claim, occupy, acquire, retain, enjoy, keep

I have as much right (حق)	مجھے بھی اتنا ہی حق حاصل ہے
As the other fellow (شخص) has	جتنا کہ کسی اور شخص کو ہے
To stand	کہ میں بھی (بطور ایک آزاد شہری کے)
On my two feet	اپنے دو پیروں پر کھڑا ہو جاؤں
And own (اپنا) the land (وطن).	اور میرا بھی اپنا ایک وطن ہو۔

Paraphrase:

I also have the same right (حق). Just like any other person, To live with confidence (اعتماد) and pride (فخر). To be independent (آزاد) and strong. And to be a respectable (معزز) citizen (شہری) of my country

تفہیم

مجھے بھی وہی حق حاصل ہے، کسی بھی دوسرے انسان کی طرح، کہ میں اعتماد اور فخر سے اپنی زندگی جی سکوں، بطور ایک آزاد اور قوی انسان کے اور اپنے ملک کا ایک معزز شہری بن سکوں

Reference: These lines have been taken from .he poem ***"Freedom"*** by ***Langston Hughes.***

Context: This is the second stanza of the poem. In the previous (پچھلا) stanza, the poet rejects (مسترد کر دیتا ہے) fear (خوف) and compromise (سمجھوتہ). Now he claims (جتاتا ہے) his equal (مساوی) right (حق) to freedom. In the next stanza, he shows his frustration (مایوسی) with those who keep asking him to wait for that freedom.

یہ نظم کا دوسرا بند ہے۔ پچھلے بند میں شاعر خوف اور سمجھوتے کو مسترد کر دیتا ہے۔ اب وہ برابری کے ساتھ آزادی کا اپنا حق جتاتا ہے۔ اگلے بند میں وہ اُن لوگوں پر اپنی مایوسی ظاہر کرتا ہے جو اُسے آزادی کے لیے مسلسل انتظار کرنے کو کہتے ہیں۔

Explanation:

In these lines, the speaker firmly (پُرعزم) declares (اعلان کرتا ہے) that he has the same right as anyone else to live with dignity (عزت) and pride (وقار). He wants to stand on his own two feet, which means he wishes to be independent (خود مختار) and confident (پُراعتماد). By saying he wants to "own the land," he expresses his desire (خواہش) to be a rightful (جائز، برحق) citizen of his country, not someone who is ignored (نظر انداز کر دیا گیا) or left behind. These lines highlight his strong belief in equality (مساوات), self-respect (عزتِ نفس), and the need to be treated (سلوک کیا جانا) fairly (منصفانہ) in the place he calls home.

تشریح

ان سطروں میں، مقرر (شاعر) پُرعزم انداز میں اعلان کرتا ہے کہ اُسے بھی دوسروں کی طرح عزت اور وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا برابر حق حاصل ہے۔ وہ اپنے دو پیروں پر کھڑا ہونا چاہتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خود مختار اور پُراعتماد بننا چاہتا ہے۔ اس کا یہ کہنا کہ وہ "اپنے ملک کا ایک معزز شہری بننا" چاہتا ہے، دراصل اُس کی یہ خواہش ظاہر کرتی ہے کہ اُسے اپنے وطن کا جائز شہری تسلیم کیا جائے، نہ کہ کسی ایسے شخص کی طرح جو نظر انداز کر دیا گیا ہو یا پیچھے رہ گیا ہو۔ یہ سطریں مساوات، عزتِ نفس اور جسے وہ گھر کہتا ہے اس جگہ پر منصفانہ سلوک کے حوالے سے شاعر کے پرزور مطالبے کو اُجاگر کرتی ہیں۔

Critical Analysis:

These lines express a powerful (پرزور) claim (ترجمانی) for equality (مساوات) and justice. The speaker does not ask for special treatment (سلوک، رعایت) — he simply demands the same rights as others. By using everyday language like "stand on my two feet," the poet emphasizes (نمایاں کرتا ہے) self-respect (خودداری) and independence (خود مختاری) in a way that feels personal and relatable (قابلِ فہم).

The mention (ذکر) of "own the land" goes beyond physical (جسمانی) property (ملکیت); it symbolizes belonging (وابستگی), citizenship, and dignity (عزت و وقار). The tone is calm (پُرسکون) but firm (مضبوط), reflecting the speaker's quiet (خاموش) strength (طاقت). These lines criticize (تنقید کرتی ہیں) any system that denies (انکار کرتا ہے) equal (مساوی) rights, and they strongly support the idea that freedom and ownership (ملکیت) should not be based on race (نسل), class, or background (پس منظر) — but on humanity (انسانیت).

Langston Hughes skilfully (مہارت سے) combines (جوڑتا ہے) simplicity (سادگی) with depth, making these lines both emotionally (جذباتی طور پر) powerful and politically significant (اہم).

تنقیدی جائزہ:

یہ سطریں مساوات اور انصاف کی پرزور ترجمانی کرتی ہیں۔ مقرر (شاعر) کسی خاص سلوک کا مطالبہ نہیں کرتا — وہ صرف وہی حقوق مانگتا ہے جو دوسروں کو حاصل ہیں۔ "اپنے دو پیروں پر کھڑا ہونے" جیسی سادہ زبان کا استعمال کر کے، شاعر خودداری اور خود مختاری کو ایک ایسے انداز میں نمایاں کرتا ہے جو کہ ذاتی اور قابلِ فہم محسوس ہوتا ہے۔

"اپنے ملک کا ایک معزز شہری بننے" کا ذکر محض جسمانی ملکیت کی بات سے کہیں آگے ہے، یہ وابستگی، شہریت اور عزت و وقار کی علامت ہے۔ لب و لہجہ پُرسکون مگر مضبوط ہے، جو مقرر (شاعر) کی خاموش طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ سطور ہر اُس نظام پر تنقید کرتی ہیں جو مساوی حقوق سے انکار کرتا ہے اور یہ پرزور انداز میں اس نظریے کی تائید کرتی ہیں کہ آزادی اور ملکیت کا حق نسل، طبقے یا پس منظر پر نہیں بلکہ انسانیت پر مبنی ہونا چاہیے۔

لینگسٹن ہیوز انتہائی مہارت سے سادگی کو معنوی گہرائی کے ساتھ جوڑتا ہے، جس سے یہ سطور جذباتی طور پر موثر اور سیاسی طور پر اہم بن جاتی ہیں۔

Line 10- 14 (Rejection of Delay and Passive Hope)

Words	POS	IPA	تلفظ	معانی
tire	verb	/taɪə/	ٹائی آز	اکتا جانا
course	noun	/kɔːs/	کورس	راستہ، راہ
bread	noun	/bred/	بریڈ	روٹی، یہاں مراد امید

Words	معانی	Synonyms
tire	اکتا جانا	weary, fed up, annoyed, irritated, exhausted, frustrated, sick of, bored, disheartened, drained
course	راستہ، راہ	path, direction, flow, progress, process, development, track, route
bread	روٹی، غذا	food, nourishment, sustenance, livelihood, daily needs, provisions, support, rations, meals, basics

I tire (تھک چکا ہوں) so of hearing people say,	میں لوگوں کی یہ باتیں سن سن کر تھک چکا ہوں،
Let things take their course (راستہ).	کہ حالات کو خود اپنا راستہ اختیار کرنے دو۔
Tomorrow is another day.	کل ایک نیا دن ہوگا۔
I do not need my freedom (آزادی) when I'm dead.	مجھے اپنی آزادی اس وقت نہیں چاہیے جب میں مر جاؤں گا۔
I cannot live on tomorrow's bread (روٹی).	میں کل ملنے والی روٹی پر زندہ نہیں رہ سکتا۔

Paraphrase:

I'm tired (تھک چکا ہوں) of hearing people say, we should just wait and let things happen naturally (فطری طور پر). They keep saying that tomorrow will be better. But freedom (آزادی) is useless (بے کار) to me if I'm dead. I need it now — I can't survive (زندہ رہنا) on promises (وعدے) of the future.

تفہیم

میں لوگوں کو یہ کہتے سن سن کر تھک چکا ہوں، کہ بس ہم انتظار کریں اور حالات کو فطری طور پر وقوع پذیر ہونے دیں، لوگ ہمیشہ کہتے ہیں کہ آنے والا کل بہتر ہوگا۔ لیکن آزادی میرے لیے بے کار ہوگی اگر میں مر گیا۔ مجھے ابھی آزادی چاہیے — میں مستقبل کے وعدوں پر زندہ نہیں رہ سکتا۔

Reference: These lines have been taken from the poem ***"Freedom"*** by ***Langston Hughes.***

Context: After claiming (جتانا) his right to freedom, the speaker now shows his anger and frustration (جھنجھلاہٹ) with the common (معروف) excuse (بہانہ) of waiting. He says that delayed (تاخیر سے ملنے والی) freedom is useless (بے کار). In the next stanza, he uses the image of a "strong seed (بیج)" to show that freedom must grow (پروان چڑھنا) when it is most needed (ضرورت).

اپنا حقِ آزادی جتانے کے بعد، اب مقرر (شاعر) انتظار کرنے کے معروف بہانوں پر اپنا غصہ اور جھنجھلاہٹ ظاہر کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ تاخیر سے ملنے والی آزادی بے کار ہے۔ اگلے بند میں وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے "طاقت ور بیج" کی تمثیل استعمال کرتا ہے کہ آزادی تب پروان چڑھنی چاہیے جب اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو۔

Explanation:

The speaker says he is tired (تھک چکا ہے) of hearing people repeat empty (کھوکھلی) sayings (باتیں) like "let things take their course (راستہ)" or "tomorrow is another day." These phrases suggest waiting and being patient (صابر). But the speaker feels that freedom is needed now, not after death. He says that promises of the future are not enough — he cannot survive (زندہ رہنا) on hope or delayed (تاخیر سے ملنے والا) justice. He needs real freedom and real (حقیقی) change in the present (موجودہ وقت).

تشریح

مقرر (شاعر) کہتا ہے کہ وہ لوگوں سے یہ کھوکھلی باتیں سن سن کر تھک چکا ہے، جیسے: "حالات کو اپنا راستہ لینے دو" یا "کل ایک نیا دن ہوگا"۔ یہ جملے انتظار کرنے اور صبر کرنے کا مشورہ دیتے ہیں۔ لیکن مقرر (شاعر) محسوس کرتا ہے کہ آزادی کی ابھی ضرورت ہے، نہ کہ موت کے بعد۔ وہ کہتا ہے کہ مستقبل کے وعدے کافی نہیں ہیں — وہ صرف امید یا تاخیر سے ملنے والے انصاف پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسے حقیقی آزادی اور موجودہ وقت میں حقیقی تبدیلی درکار ہے۔

Critical Analysis:

In these lines, the poet strongly criticizes the mindset (ذہنیت، سوچ) of delayed (تاخیر سے ملنے والا) justice and passive (غیر فعال) hope. He is tired of hearing people say things like "let things take their course (راستہ)" and "tomorrow is another day," which reflect (عکاسی کرتی ہیں) a habit of avoiding action and relying (انحصار کرنا) on time to fix (درست کرنا) everything.

The poet rejects (رد کرتا ہے) these ideas because they offer (پیش کرنا) no real solution (حل). By saying "I do not need my freedom when I'm dead," he points out that freedom has no value (اہمیت، قدر) if it comes too late. The metaphor (استعارہ) "I cannot live on tomorrow's bread (روٹی)" shows that future promises cannot meet present needs (ضروریات).

Through these lines, the poet calls (مطالبہ کرتا ہے) for immediate (فوری) action and emphasizes (زور دیتا ہے) that freedom is a basic (بنیادی) need, not a future reward (انعام). The tone is urgent (پرجوش) and defiant (بے باک), challenging the idea that people should quietly (خاموشی) wait for justice.

تنقیدی جائزہ:

ان سطروں میں شاعر تاخیر سے ملنے والے انصاف اور غیر فعال امید کی ذہنیت پر شدید تنقید کرتا ہے۔ وہ لوگوں کی یہ باتیں سن سن کر تھک چکا ہے جیسے: "حالات کو اپنا راستہ لینے دو" اور "کل ایک نیا دن ہوگا" — یہ باتیں عمل سے بچنے اور ہر چیز کو درست کرنے کے لیے وقت پر انحصار کرنے کی عکاسی کرتی ہیں۔

شاعر ان خیالات کو رد کرتا ہے کیونکہ یہ کوئی حقیقی حل پیش نہیں کرتے۔ جب وہ کہتا ہے "مجھے اپنی آزادی اس وقت نہیں چاہیے جب میں مر جاؤں گا" تو وہ یہ واضح کرتا ہے کہ اگر آزادی بہت دیر سے ملے تو اس کی کوئی اہمیت نہیں رہتی۔ "میں کل ملنے والی روٹی پر زندہ نہیں رہ سکتا" یہ استعارہ ظاہر کرتا ہے کہ مستقبل کے وعدے موجودہ ضرورتوں کو پورا نہیں کر سکتے۔

ان سطروں کے ذریعے، شاعر فوری عمل کا مطالبہ کرتا ہے اور زور دیتا ہے کہ آزادی ایک بنیادی ضرورت ہے، نہ کہ کوئی مستقبل کا انعام۔ نظم کا لب و لہجہ پرجوش اور بے باک ہے، جو اس سوچ کے خلاف آواز اٹھاتا ہے کہ انصاف کے لیے خاموشی اختیار کی جائے۔

Line 15- 21 (Freedom as a Vital and Personal Need)

Words	POS	IPA	تلفظ	معانی
strong	adjective	/strɒŋ/	سٹرانگ	طاقتور، قوی، باأثر
seed	noun	/si:d/	سی ڈ	بیج، بنیاد، جڑ، اساس
planted	passive verb	/pla:ntɪd/	پلانٹڈ	بویا گیا، بنیاد رکھی گئی، جڑ ڈالی گئی

Words	معانی	Synonyms
strong	طاقتور	powerful, vigorous, forceful, energetic, firm, intense, resilient, enduring, mighty
seed	بیج	beginning, start, origin, source, root, spark, core, embryo, foundation, root idea
planted	بویا گیا	sown, rooted, embedded, established, placed, set, initiated, grounded, installed

Freedom	آزادی
Is a strong (طاقتور) seed (بیج)	ایک طاقتور بیج ہے
Planted (بویا گیا ہے)	جو بویا گیا ہے
In a great need.	اشد ضرورت میں۔
I live here, too.	میں بھی یہیں رہتا ہوں۔
I want my freedom	مجھے بھی اپنی آزادی چاہیے
Just as you.	بالکل اسی طرح جیسے آپ کو چاہیے۔

Paraphrase:

Freedom is a powerful idea that grows (ابھرتا ہے) from a deep (اشد) and urgent (فوری) need. I am also part of this society. I deserve (حق رکھتا ہوں) freedom just like you do.

مفہوم

آزادی ایک طاقتور خیال ہے جو ابھرتا ہے ایک اشد اور فوری ضرورت سے۔ میں بھی اس معاشرے کا حصہ ہوں۔ میں بھی آزادی کا حق رکھتا ہوں بالکل ویسے ہی جیسے آپ رکھتے ہو۔

Reference: These lines have been taken from the poem ***"Freedom"*** by ***Langston Hughes.***

Context: After rejecting (مسترد کرنا) the idea of waiting, the poet now describes (بیان کرتا ہے) freedom as a living (زندہ), growing (بڑھتی ہوئی) need (ضرورت). He uses the image (تمثیل) of a "strong seed (بیج)" to show that freedom must grow when it is most needed (ضرورت ہو). This closing (اختتامی) stanza reinforces (دہراتا ہے) the main message introduced (متعارف کروائے گئے) in stanza 1: freedom cannot wait.

انتظار کرنے کے خیال کو مسترد کرنے کے بعد، شاعر اب آزادی کو ایک زندہ اور بڑھتی ہوئی ضرورت کے طور پر بیان کرتا ہے۔ وہ یہ ظاہر کرنے کے لیے "طاقتور بیج" کی تمثیل استعمال کرتا ہے کہ آزادی کو تب پنپنا چاہیے جب اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو۔ نظم کا یہ اختتامی بند پہلے بند میں متعارف کروائے گئے اس بنیادی پیغام کو دہراتا ہے کہ آزادی انتظار نہیں کر سکتی۔

Explanation:

Freedom is a strong seed (بیج)

The poet compares (موازنہ کرتا ہے) freedom to a strong seed. A seed has the power to grow into something big and meaningful (بامعنی). Calling it "strong" shows that freedom is powerful and full of potential (صلاحیت).

Planted in a great need

This line explains where the seed of freedom comes from. It is planted — meaning it begins or takes root (جڑ) – when there is a great need. This suggests that freedom arises (جنم لیتی ہے) from times of struggle, pain, or deep (شدید) desire (خواہش) for change.

I live here, too

The poet reminds (یاد دلاتا ہے) the reader that he is also part of this society, land, or community. He is not separate (الگ) or less important than others.

تشریح

"آزادی ایک طاقتور بیج ہے۔"

شاعر آزادی کا ایک طاقتور بیج سے موازنہ کرتا ہے۔ بیج میں کچھ بڑا اور بامعنی بننے کی طاقت ہوتی ہے۔ اسے "طاقتور" کہنا ظاہر کرتا ہے کہ آزادی طاقتور اور صلاحیت سے بھرپور (جذبہ) ہے۔

جو بویا گیا ہے اشد ضرورت میں

یہ سطر وضاحت کرتی ہے کہ آزادی کا بیج کہاں سے آتا ہے۔ اسے "بویا جاتا ہے" — یعنی یہ وہاں شروع ہوتا ہے یا جڑ پکڑتا ہے — جہاں کوئی بڑی ضرورت ہو۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آزادی جدوجہد، دکھ درد یا تبدیلی کے لیے شدید خواہش کے وقتوں میں جنم لیتی ہے۔

میں بھی یہیں رہتا ہوں

شاعر قاری کو یاد دلاتا ہے کہ وہ بھی اسی معاشرے، وطن یا سماج کا حصہ ہے۔ وہ دوسروں سے الگ یا کمتر نہیں ہے۔

I want my freedom just as you

In this line, the poet expresses that his wish (خواہش) for freedom is equal to that of others. He wants the same rights (حقوق), respect, and opportunities (مواقع). The phrase "just as you" shows equality (برابری) in the desire (خواہش) for freedom.

مجھے بھی اپنی آزادی چاہیے بالکل اسی طرح جیسے آپ کو چاہیے

اس سطر میں شاعر بیان کرتا ہے کہ آزادی کی اس کی خواہش بھی دوسروں کی خواہش کے برابر ہے۔ وہ بھی وہی حقوق، عزت اور مواقع چاہتا ہے۔ "جیسے تمہیں" کا فقرہ اس آزادی کی خواہش میں برابری کو ظاہر کرتا ہے۔

Critical Analysis:

These lines use a powerful metaphor (استعارہ) to express the poet's view of freedom as both natural and essential (ضروری). By calling freedom a "strong seed (بیج)," the poet suggests that the desire (خواہش) for liberty (آزادی) is not just an idea — it is a living force with the potential (صلاحیت) to grow and bring change. Seeds are planted (بوئے جاتے ہیں) in fertile (زرخیز) ground, and here the "great need" represents (مطلب ہے) suffering (مصیبت), injustice (ناانصافی), or urgency (فوری ضرورت). This implies (ظاہر کرتا ہے) that freedom takes root (پہنچتی ہے) where there is deep pain and longing (خواہش).

The line "I live here, too" serves as a gentle (نرم) but firm (پرزور) reminder of shared (مشترک) identity (شناخت) and belonging (وابستگی). The speaker asserts (دعویٰ کرتا ہے) that he is not an outsider (اجنبی) — he is part of the same land, the same society. This gives emotional (جذباتی) strength (طاقت) to the final lines: "I want my freedom just as you." It is a clear demand for equality (برابری) and recognition (پہچان), stated (بیان کیا گیا ہے) in plain, human terms. The tone is calm (پرسکون), but the message is powerful.

These lines highlight the idea that freedom is not a privilege (اختصاص) — it is a right, and the speaker claims (دعویٰ کرتا ہے) it not through anger but through reason and shared humanity (انسانیت). The simplicity (سادگی) of the language makes the message universally (آفاقی) relatable (قابلِ فہم), while the underlying (پوشیدہ) metaphor adds poetic (ادبی) depth.

تنقیدی جائزہ:

یہ سطریں ایک طاقتور استعارے کا استعمال کرتے ہوئے شاعر کا یہ نظریہ پیش کرتی ہیں کہ آزادی قدرتی بھی ہے اور ضروری بھی ہے۔ آزادی کو "طاقتور بیج" کہتے ہوئے شاعر یہ بیان کرتا ہے کہ آزادی کی خواہش صرف ایک خیال نہیں، بلکہ ایک زندہ قوت ہے جس میں بڑھنے اور تبدیلی لانے کی صلاحیت ہے۔ بیج زرخیز زمین میں بوئے جاتے ہیں اور یہاں "شدید ضرورت" کا مطلب ہے مصیبت، ناانصافی یا فوری ضرورت۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ آزادی اُس جگہ پہنچتی ہے جہاں شدید درد اور خواہش موجود ہو۔

"میں بھی یہیں رہتا ہوں" کی سطر مشترک شناخت اور وابستگی کی ایک نرم مگر پرزور یاددہانی کے طور پر کام کرتی ہے۔ مقرر (شاعر) دعویٰ کرتا ہے کہ وہ کوئی اجنبی نہیں ہے — وہ اسی سرزمین اور معاشرے کا حصہ ہے۔ یہ بات آخری سطروں کو جذباتی طاقت فراہم کرتی ہے: "مجھے بھی اپنی آزادی چاہیے بالکل اسی طرح جیسے آپ کو چاہیے۔" یہ برابری اور پہچان کا ایک واضح مطالبہ ہے، جسے سادہ انسانی لفظوں میں بیان کیا گیا ہے۔ لب و لہجہ پرسکون ہے، مگر پیغام نہایت پرزور ہے۔

یہ سطریں اس خیال کو نمایاں کرتی ہیں کہ آزادی کوئی اختصاص نہیں — بلکہ ایک (جائز) حق ہے اور مقرر (شاعر) غصے کے ذریعے نہیں بلکہ دانش اور مشترکہ انسانیت کے ذریعے اس حق کا دعویٰ کرتا ہے۔ زبان کی یہ سادگی اس پیغام کو آفاقی طور پر قابلِ فہم بناتی ہے، جبکہ پوشیدہ استعارہ ادبی گہرائی میں اضافہ کرتا ہے۔

ABOUT THE POET:

James Mercer Langston Hughes (1902 – 1967) was an influential (بااثر) American poet, social activist (محرک), novelist, playwright, and columnist. He was a leading (اہم) figure (شخصیت) of the Harlem Renaissance, a cultural (ثقافتی) movement (تحریک) in the 1920s that celebrated (جشن منایا) African American culture. Hughes often wrote about the struggles (جدوجہد), desires (خواہشات), and aspirations (آرزوئیں) of Black Americans, emphasising (زور دیا) themes such as racial (نسلی) identity (تشخص), injustice (ناانصافی), and the quest (جستجو) for freedom. His works express a powerful sense of dignity (وقار، عزت), pride, and hope in the face of adversity (مشکلات).

LITERARY DEVICES:

1. METAPHOR:

استعارہ

The poet compares (موازنہ کرتا ہے) freedom to a strong seed. Just like a seed (بیج) grows into a plant (پودا), freedom must grow where it is most needed. He also talks about "tomorrow's bread", meaning freedom should not be delayed (تاخیر کرنا) — we can't live on promises (وعدے) for later.

شاعر آزادی کا موازنہ ایک طاقتور بیج سے کرتا ہے۔ جس طرح ایک بیج بڑا ہو کر پودے میں تبدیل ہو جاتا ہے، اسی طرح آزادی کو بھی وہاں پہنچنا چاہیے جہاں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو۔ شاعر "کل کی روٹی" کے بارے میں بھی بات کرتا ہے، جس کا مطلب ہے کہ آزادی کو (حاصل کرنے میں) تاخیر نہیں کرنی چاہیے — ہم مستقبل کے وعدوں پر زندہ نہیں رہ سکتے۔

Example: A seed needs to be planted today to grow tomorrow — the same goes for freedom.

2. ENJAMBMENT:

تسلسلِ کلام

Some lines continue without a full stop and go straight to the next line. This makes the poem feel fast and urgent (ہنگامی کیفیت), like the poet can't wait.

(شاعری میں) کچھ سطریں بغیر مکمل وقفے (فل اسٹاپ) کے براہِ راست اگلی سطر میں جاری رہتی ہیں۔ اس سے نظم میں تیزی اور ہنگامی کیفیت پیدا ہوتی ہے، جس سے بے صبری ظاہر ہوتی ہے۔

Example: "Freedom will not come / Today, this year..." keeps moving quickly, showing impatience (بے صبری).

3. ALLITERATION:

صوتی تکرار

The poet repeats (دہراتا ہے) the same starting sound in some words. This gives the poem a nice rhythm (ترنم، لے، آہنگ) and musical (موسیقانہ) feel.

کچھ الفاظ کے شروع میں شاعر ایک جیسی آواز دہراتا ہے۔ اس سے نظم کو دلکش ترنم اور موسیقانہ انداز ملتا ہے۔

Example: "Freedom is a strong seed" – the "s" sound is repeated.

اس سطر میں "s" کی آواز (strong, seed) دُہرائی گئی ہے۔

4. REPETITION:

تکرار

The word "freedom" is used many times to show how important it is to the speaker.

نظم میں لفظ "freedom" (آزادی) کو کئی بار دہرایا گیا ہے تاکہ یہ واضح ہو جائے کہ آزادی مقرر (شاعر) کے لیے کتنی اہم ہے۔

Example: Saying "freedom" again and again shows how much the poet wants it.

لفظ "freedom" کو بار بار کہنا ظاہر کرتا ہے کہ شاعر اسے کتنا زیادہ چاہتا ہے۔

5. IMAGERY:

تمثیل نگاری

The poet uses strong word pictures to help us see and feel what freedom means.

شاعر طاقتور لفظی تصویروں کا استعمال کرتا ہے تاکہ ہمیں یہ دیکھنے اور محسوس کرنے میں مدد مل سکے کہ آزادی کا مطلب کیا ہے۔

Example: "Tomorrow's bread" helps us imagine something we need today, not later.

"Tomorrow's bread" (کل کی روٹی) یہ فقرہ ہمیں ایک ایسی بنیادی ضرورت کا تصور دینے میں مدد دیتی ہے جس کی ہمیں آج ضرورت ہے، کل نہیں۔

6. CONTRAST:

تضاد

The poet wants freedom now, but other people say, "wait for tomorrow." This shows a big difference between the poet's active (پرجوش، فعال) voice and others' lazy (سست) attitude (رویہ).

شاعر فوری آزادی کا خواہاں ہے، جب کہ دوسرے لوگ اُسے "کل کے لیے انتظار کرنے" کو کہتے ہیں۔ اس سے شاعر کی پرجوش آواز اور دوسروں کے سست رویے کے درمیان ایک واضح فرق ظاہر ہوتا ہے۔

Example: The poet says, "I want my freedom," but others say, "Let things take their course."

شاعر کہتا ہے "I want my freedom": (مجھے اپنی آزادی چاہیے) اور دوسرے کہتے ہیں: "Let things take their course" (حالات کو خود اپنا راستہ اختیار کرنے دو)۔

STRUCTURE OF THE POEM:

The poem Freedom has five parts (called stanzas), but the number of lines in each part is not the same.

نظم "Freedom" پانچ حصوں (یعنی بندوں) پر مشتمل ہے، مگر ہر بند میں اشعار کی تعداد یکساں نہیں ہے۔

- The 1st and 4th stanzas have 4 lines each. پہلا اور چوتھا بند 4،4 سطروں پر مشتمل ہے۔
- The 2nd and 3rd stanzas have 5 lines each. دوسرا اور تیسرا بند 5،5 سطروں پر مشتمل ہے۔
- The last stanza has 3 lines. آخری بند میں صرف 3 سطریں ہیں۔

This uneven (غیر مساوی) structure shows that the road to freedom is not smooth (ہموار) or equal.

غیر مساوی ساخت ظاہر کرتی ہے کہ آزادی کی طرف جانیوالی راہ ہموار اور یکساں نہیں ہوتی۔

The poem is written in free verse, which means it doesn't follow a strict (سخت) pattern (روایتی شعری). But some lines do rhyme (ہم قافیہ ہونا), like:

نظم آزاد اسلوب میں لکھی گئی ہے، یعنی یہ کسی سخت روایتی شعری ساخت کی پابندی نہیں کرتی۔ مگر بعض اشعار میں قافیہ موجود ہے، جیسے:

- "fear" and "year" (in stanza 1) "fear" اور "year" (پہلے بند میں)
- "stand" and "land" (in stanza 2) "stand" اور "land" (دوسرے بند میں)

These rhymes (قافیے) help the reader focus on important ideas.

یہ قافیے نظم کے اہم خیالات پر قاری کی توجہ مرکوز کرنے میں مدد دیتے ہیں۔

Also, some lines are pushed (ہٹائی گئی ہیں) to the side (indented), which makes the poem look uneven (بے قاعدہ). This match (مماثلت رکھتی ہے) the poem's message — that the fight for freedom is hard (دشوار), uneven (غیر متوازن), and full of struggle (جدوجہد).

مزید یہ کہ بعض سطور دائیں یا بائیں طرف ہٹائی گئی ہیں، جس سے نظم کی ظاہری ساخت بے قاعدہ لگتی ہے۔ یہ (ساخت) نظم کے اس پیغام سے مماثلت رکھتی ہے کہ آزادی کی لڑائی دشوار، غیر متوازن اور جدوجہد سے بھرپور ہوتی ہے۔

THEME:

The poem Freedom (آزادی) by Langston Hughes is about the need (ضرورت) for freedom now. The poet says that freedom should not be delayed (تاخیر کرنا) or promised (وعدے) for the future. It is a right (حق) for everyone, not just for a few. He shows frustration (مایوسی) with people who say, "Wait for tomorrow." He believes that change will not happen by staying silent or making weak (کمزور) compromises (سمجھوتے). The poet wants people to stand up and take action (عملی قدم). He reminds (یاد دلاتا ہے) us that freedom is not a gift. It is something we all deserve (مستحق ہیں) today, not someday.

لینگسٹن ہیوز کی نظم "Freedom" آزادی کی ضرورت اب ہے کے بارے میں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ آزادی (حاصل کرنے) میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی مستقبل کے وعدوں تک (محدود) رکھنا چاہیے۔ یہ کوئی چند لوگوں کے لیے نہیں بلکہ ہر ایک کا بنیادی حق ہے۔ وہ اُن لوگوں سے مایوسی کا اظہار کرتا ہے جو کہتے ہیں: "کل کا انتظار کرو۔" شاعر کا یقین ہے کہ تبدیلی خاموش رہنے یا کمزور سمجھوتے کرنے سے نہیں آتی۔ شاعر چاہتا ہے کہ لوگ اُٹھ کھڑے ہوں اور عملی قدم اٹھائیں۔ وہ ہمیں یاد دلاتا ہے کہ آزادی کوئی تحفہ نہیں۔ یہ ایک ایسا حق ہے جس کے ہم سب آج ہی مستحق ہیں، نہ کہ کسی آنے والے وقت میں۔

SOLVED EXERCISES OF THE TEXTBOOK

GLOSSARY:

WORDS	معانی	MEANINGS
bread	روٹی، یہاں مراد امید	a type of food made from flour, water and usually yeast mixed together and baked (old-fashioned, slang) money
compromise	سمجھوتہ، مفاہمت	an agreement made between two people or groups in which each side gives up some of the things they want so that both sides are happy at the end
course	راستہ، راہ	to move or flow quickly
fear	خوف، ڈر، اندیشہ، خدشہ، وحشت	the bad feeling that you have when you are in danger or when a particular thing frightens you
fellow	کوئی شخص	used to describe somebody who is the same as you in some way, or in the same situation
tire	اُکتا جانا	to become tired and feel as if you want to sleep or rest; to make somebody feel this way

READING AND CRITICAL THINKING

A. ***Answer the following questions:*** درج ذیل سوالات کے جوابات دیں۔

A. Answer the following questions: درج ذیل سوالات کے جواب دیں:

1. ***Whose perspective is the poem written from? How does this perspective influence the poem's message?***

نظم کس کے نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے؟ یہ نقطۂ نظر نظم کے پیغام کو کس قدر متاثر کرتا ہے؟

Ans: The poem is written from the personal (ذاتی) view (نقطۂ نظر) of someone who is denied (محروم رکھا گیا ہے) freedom. The speaker lives in the same country as others but is not treated (سلوک کیا جانا) equally (مساوی). This makes the message powerful (طاقت ور) and emotional (جذباتی), showing that the fight (جدوجہد) for freedom is personal and deeply (گہرا) human (انسانی).

نظم ایک ایسے شخص کے ذاتی نقطۂ نظر سے لکھی گئی ہے جسے آزادی سے محروم رکھا گیا ہے۔ گو کہ مقرر (شاعر) دوسرے لوگوں کے ساتھ اسی ملک میں رہتا ہے، لیکن اس سے مساوی سلوک نہیں کیا جاتا۔ اس سے نظم کا پیغام طاقت ور اور جذباتی بن جاتا ہے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آزادی کے لیے جدوجہد شخصی اور گہرا انسانی (جذبہ) ہے۔

2. ***How does Langston Hughes criticise those who believe in gradual change for freedom?*** لینگسٹن ہیوز اُن لوگوں پر کس طرح تنقید کرتا ہے جو آزادی کے لیے بتدریج تبدیلی پر یقین رکھتے ہیں؟

Ans: Langston Hughes criticises (تنقید کرتا ہے) those who believe in gradual (بتدریج) change for freedom. He says that waiting does not bring freedom. He is tired (تھک چکا ہے) of hearing (سن سن کر) people say, "Let things take their course (راستہ)" or "Tomorrow is another day." He believes these ideas only delay (تاخیر کرنا) justice (انصاف) and ignore (نظر انداز کرتے ہیں) the real need (ضرورت) for freedom.

لینگسٹن ہیوز اُن لوگوں پر (سخت) تنقید کرتا ہے جو آزادی کے لیے بتدریج تبدیلی پر یقین رکھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ محض انتظار سے آزادی نہیں ملتی۔ وہ لوگوں کے یہ جملے سن سن کر تھک چکا ہے کہ "حالات کو خود اپنا راستہ اختیار کرنے دو" یا "کل کا دن نیا دن ہوگا۔" اس کا یقین ہے کہ یہ خیالات صرف انصاف میں تاخیر کا سبب بنتے ہیں اور آزادی کی حقیقی ضرورت کو نظر انداز کرتے ہیں۔

3. ***Why does the poet reject the idea of "tomorrow's bread"?***

ہیوز "کل کی روٹی" کے تصور کو کیوں رد کرتا ہے؟

Ans: The poet draws (قائم کرتا ہے) a powerful parallel (توازن) between freedom and bread (روٹی), presenting (قرار دیتا ہے) both as essential (ضروری) for survival (بقا). Like daily bread, freedom is a basic (بنیادی) and urgent need (ضرورت). By rejecting (رد کرتے ہوئے) the idea of "tomorrow's bread," the poet firmly (پرزور) demands (مطالبہ کرتا ہے) that freedom be granted without delay (تاخیر).

ہیوز آزادی اور روٹی کے درمیان ایک طاقت ور توازن قائم کرتا ہے اور دونوں کو بقا کے لیے ضروری قرار دیتا ہے۔ روزمرہ کی روٹی کی طرح آزادی بھی ایک بنیادی اور فوری ضرورت ہے۔ "کل کی روٹی" کے خیال کو رد کرتے ہوئے شاعر پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ بغیر کسی تاخیر کے فوری طور پر آزادی دی جائے۔

4. ***Do you agree with the poet's view that freedom should not be postponed? Why or why not? Support your answer with examples.***

کیا آپ شاعر کے اس موقف سے متفق ہیں کہ آزادی کو موخر نہیں کیا جانا چاہیے؟ کیوں یا کیوں نہیں؟ اپنی بات مثالوں سے واضح کریں۔

Ans: Yes, I agree with the poet's view that freedom should not be postponed (موخر کرنا). Freedom is a basic human (انسانی) right (حق), and delaying (تاخیر کرنے سے) it results in continued injustice (ناانصافی). For example, during the civil (شہری) rights movement (تحریک) in the United States, African Americans were often told to wait for equal (مساوی) rights. But waiting only deepened (بڑھا دیا) their suffering (تکلیف). Real change occurred when people stood up and demanded (مطالبہ کرنے لگے) their immediate (فوری) freedom.

جی ہاں، میں شاعر کے اس موقف سے اتفاق کرتا ہوں کہ آزادی کو موخر نہیں کیا جانا چاہیے۔ آزادی ایک بنیادی انسانی حق ہے اور اس میں تاخیر ناانصافی کو جاری رکھنے پر منتج ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر، امریکہ میں شہری حقوق کی تحریک کے دوران افریقی نژاد امریکیوں سے بارہا کہا گیا کہ وہ مساوی حقوق کے لیے انتظار کریں۔ مگر اس انتظار نے ان کی تکلیفوں کو اور بڑھا دیا۔ حقیقی تبدیلی اُس وقت آئی جب لوگ اٹھ کھڑے ہوئے اور فوری آزادی کا مطالبہ کرنے لگے۔

5. ***If you were in the poet's position, how would you express your demand for freedom? Write a short paragraph.***

اگر آپ شاعر کی جگہ ہوتے تو آپ آزادی کا اپنا مطالبہ کس طرح کرتے؟ ایک مختصر پیراگراف تحریر کریں۔

Ans: If I were in the poet's position, I would say: "I am not asking for a favour (احسان) – I am claiming (مانگ رہا ہوں) my right. I live on the same land, breathe (سانس بھرتا ہوں) the same air, and dream the same dreams as others. I will not wait for tomorrow. I want my freedom now. I will keep on demanding (مطالبہ کرنا) it until I get it."

اگر میں شاعر کی جگہ ہوتا تو یوں اپنا مطالبہ بیان کرتا: "میں کوئی احسان نہیں مانگ رہا، میں اپنا حق مانگ رہا ہوں۔ میں بھی اسی سرزمین پر رہتا ہوں، اسی ہوا میں سانس بھرتا ہوں اور ویسے ہی خواب دیکھتا ہوں جیسے دوسرے لوگ دیکھتے ہیں۔ میں کل کا انتظار نہیں کروں گا۔ مجھے اپنی آزادی ابھی چاہیے۔ جب تک یہ حق نہیں ملتا، میں اس کا مطالبہ کرتا رہوں گا۔"

6. ***In the first stanza, Hughes states that freedom will not come through "compromise and fear." Why do you think the poet uses these words specifically? What might this say about his opinion on the current political or social climate at the time the poem was written?***

پہلے بند میں، ہیوز کہتا ہے کہ آزادی "سمجھوتے اور خوف" کے ذریعے نہیں آئے گی۔ آپ کے خیال میں شاعر خاص طور پر یہ الفاظ کیوں استعمال کرتا ہے؟ جب یہ نظم لکھی گئی تو یہ بات اس وقت کے سیاسی یا سماجی ماحول پر شاعر کی رائے کے بارے میں کیا کہتی ہے؟

Ans: Langston Hughes uses the words "compromise (سمجھوتہ) and fear (خوف)" to show that freedom cannot be gained by accepting (قبول کرنا) unfair (ناانصافی) deals (معاہدے) or staying afraid (خوفزدہ). These words suggest that, at the time, many people were too scared (خوفزدہ) to demand their rights and chose to settle (راضی ہونا) for less. The poet strongly (سختی سے) rejects (مسترد کرتا ہے) this mindset (طرزِ فکر، سوچ، ذہنیت) and calls for immediate (فوری) freedom.

لینگسٹن ہیوز "سمجھوتہ اور خوف" کے الفاظ یہ ظاہر کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے کہ آزادی ناانصافی پر مبنی معاہدے قبول کرنے یا خوفزدہ رہنے سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ یہ الفاظ اس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس وقت بہت سے لوگ اتنے خوفزدہ تھے کہ وہ اپنے حقوق کا مطالبہ تک نہیں کر رہے تھے اور کم پر راضی ہو جاتے تھے۔ شاعر اس طرزِ فکر کو سختی سے مسترد کرتا ہے اور فوری آزادی کا پرزور مطالبہ کرتا ہے۔

7. ***The poem includes several contrasts between the speaker's view on freedom and the more passive stance of others (e.g., "Let things take their course"). How does this contrast add to the power of the speaker's argument for immediate action?***

نظم میں مقرر (شاعر) کے آزادی کے تصور اور دوسروں کے غیر فعال موقف (مثلاً: "حالات کو خود اپنا راستہ اختیار کرنے دو") کے درمیان کئی تضادات پائے جاتے ہیں۔ یہ تضاد مقرر (شاعر) کے فوری اقدام کے مطالبے کی طاقت میں کس طرح اضافہ کرتا ہے؟

Ans: This contrast (تضاد) shows how urgent and serious (سنجیدہ) the speaker's need for freedom is. While others remain calm (پرسکون) and passive (بے عمل), the speaker is alert (چوکنا), aware (باخبر), and ready to act. This adds to the power of the speaker's arguments (دلیلیں) and his immediate (فوری) demand (مطالبہ) for freedom.

یہ تضاد واضح کرتا ہے کہ مقرر (شاعر) کے لیے آزادی کی ضرورت کس قدر فوری اور سنجیدہ ہے۔ جب دوسرے لوگ پرسکون اور بے عمل رہتے ہیں، تو مقرر (شاعر) چوکنا، باخبر اور عمل کے لیے تیار نظر آتا ہے۔ یہی بات مقرر (شاعر) کی دلیلوں اور فوری آزادی کے لیے اس کے مطالبے کو طاقت بخشتی ہے۔

8. ***Find an example of repetition, enjambment, and a metaphor in the poem. Explain how each of these literary devices contributes to the overall meaning and impact of the poem.***

نظم میں تکرار، تسلسلِ بیان اور استعارے کی ایک ایک مثال تلاش کریں۔ وضاحت کریں کہ یہ ادبی صنعتیں نظم کے مجموعی مفہوم اور اثر میں کس طرح مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

Ans: · ***REPETITION:*** **تکرار**

The word "freedom (آزادی)" is repeated to show its importance and the speaker's strong (شدید) desire (خواہش) to have it immediately (فوراً).

لفظ "freedom" (آزادی) کو بار بار دہرایا گیا ہے تاکہ اس کی اہمیت اور شاعر کی یہ شدید خواہش ظاہر کی جا سکے کہ وہ اسے فوراً حاصل کرنا چاہتا ہے۔

· ***ENJAMBMENT:*** **تسلسلِ بیان**

In lines like "Freedom will not come / Today, this year," the idea flows (جاری رہتا ہے) from one line to the next. This creates a sense (احساس) of urgency (ہنگامی کیفیت) and movement (حرکت), showing the speaker's impatience (بے صبری).

ایسی سطروں میں: "Freedom will not come / Today, this year," خیال ایک سطر سے دوسری سطر تک جاری رہتا ہے۔ یہ انداز ہنگامی کیفیت اور حرکت کا احساس پیدا کرتا ہے، جس سے مقرر (شاعر) کی بے صبری ظاہر ہوتی ہے۔

· ***METAPHOR:*** **استعارہ**

The line "Freedom is a strong seed (بیج)" is a metaphor. It compares (موازنہ کیا گیا ہے) freedom to a seed that must be planted (بویا جانا) and grown (پروان چڑھایا جانا), suggesting that freedom is vital (بہت اہم) and must be nurtured (پروان چڑھانا) now.

سطر "Freedom is a strong seed" ایک استعارہ ہے۔ اس میں آزادی کا ایک ایسے بیج سے موازنہ کیا گیا ہے جسے بویا جانا اور پروان چڑھایا جانا چاہیے۔ اس کا مطلب ہے کہ آزادی بہت اہم ہے اور اسے ابھی سے پروان چڑھانے کی ضرورت ہے۔

B. Read the following statement and tell whether you agree with it. Provide two examples from the poem to support your answer.

درج ذیل بیان کو پڑھیں اور بتائیں کہ آیا آپ اس سے متفق ہیں۔ اپنے جواب کی تائید میں نظم سے دو مثالیں دیں۔

"Hughes uses direct (براہ راست) language and strong (مؤثر) imagery (تمثیل نگاری) to clearly oppose (مخالفت کرنا) the idea of waiting for freedom (آزادی). His words do not suggest negotiation (بات چیت) but demand (مطالبہ کرتے ہیں) immediate (فوری) action (اقدام)."

"آزادی کے انتظار کے تصور کی واضح طور پر مخالفت کرنے کے لیے ہیوز براہ راست زبان اور مؤثر تمثیل نگاری استعمال کرتا ہے۔ اس کے الفاظ بات چیت کی نہیں بلکہ فوری اقدام کا مطالبہ کرتے ہیں۔"

Ans: Yes, I agree with the statement (بیان). Langston Hughes uses clear and strong (زوردار) language to reject (مسترد کرنا) the idea of waiting for freedom and to demand (مطالبہ کرنا) immediate (فوری) action (اقدام).

جی ہاں، میں اس بیان سے متفق ہوں۔ آزادی کے انتظار کے تصور کو مسترد کرنے اور فوری اقدام کا مطالبہ کرنے کے لیے لینگسٹن ہیوز واضح اور زوردار زبان استعمال کرتا ہے۔

Example 1: The line "I do not need my freedom when I'm dead" shows that the poet refuses (انکار کرتا ہے) to accept delayed (تاخیر سے ملنے والی) freedom. He wants it now, not after he has passed away.

سطر "I do not need my freedom when I'm dead" ظاہر کرتی ہے کہ شاعر تاخیر سے ملنے والی آزادی کو قبول کرنے سے انکار کرتا ہے۔ اسے آزادی ابھی چاہیے نہ کہ مرنے کے بعد۔

Example 2: The metaphor (استعارہ) "Freedom is a strong seed / Planted in a great need" shows that freedom must grow (پروان چڑھنا) when it is most needed, not when others allow it to grow.

These lines support (تائید کرتی ہے) the idea (خیال) that Hughes is not negotiating (بات چیت کرنا) - he is demanding.

استعارہ "Freedom is a strong seed / Planted in a great need" اس بات کی نشان دہی کرتا ہے کہ آزادی کو اس وقت پروان چڑھنا چاہیے جب اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو، نہ کہ تب جب دوسرے اسے پروان چڑھنے کی اجازت دیں۔ یہ سطور اس بات کی تائید کرتی ہیں کہ ہیوز بات چیت نہیں بلکہ وہ پرزور مطالبہ کر رہا ہے۔

C. Choose the correct option for each question.

ہر سوال کے لیے درست آپشن کا انتخاب کریں۔

1. *The poet suggests that freedom cannot be achieved through:*

a. Patience and perseverance.
b. Compromise and fear. ✓
c. Courage and unity.
d. Knowledge and education.

2. *The speaker compares freedom to a seed because:*

a. It is difficult to find.
b. It can be easily destroyed.
c. It must be planted and grown. ✓
d. It is available to everyone.

3. *Why does the poet mention "tomorrow's bread"?*

a. To emphasise that freedom can be postponed.
b. To show that food is more important than freedom.
c. To illustrate that freedom must be experienced now, not in the future. ✓
d. To highlight the importance of patience.

What is the effect of the first-person perspective in the poem?

a. It creates a sense of distance.
b. It makes the poem impersonal.
c. It allows the poet to speak for a group while expressing personal feelings. ✓
d. It focuses on the lives of others, not the poet.

Which of the following best describes the tone of the poem?

a. Humorous and light.
b. Calm and accepting.
c. Urgent and demanding. ✓
d. Mysterious and suspenseful.

Complete the following statements using information from the poem.

درج ذیل بیانات کو نظم سے حاصل کردہ معلومات کی مدد سے مکمل کریں۔

According to the poet, freedom will not come through ***compromise and fear***.

The poet is tired of hearing people say, ***"Let things take their course" and "Tomorrow is another day."***

The metaphor *"Freedom is a strong seed"* suggests that freedom is ***something natural and powerful that must grow where it is most needed***.

The poet cannot live on *"tomorrow's bread"* because ***freedom is needed now, not in the future***.

The speaker wants freedom because ***he lives in the same land and deserves equal rights like everyone else***.

VOCABULARY AND GRAMMAR

Read the following sentences and use context clues to determine the meaning of the underlined word. Then, select the most appropriate definition from the options.

درج ذیل جملے پڑھیں اور سیاق و سباق کی مدد سے خط کشیدہ کیے گئے لفظ کے معنی کا تعین کریں۔ پھر دیے گئے آپشنز میں سے سب سے زیادہ موزوں مطلب منتخب کریں۔

The scientist conducted an exhaustive study on climate change.

a) brief
b) thorough ✓
c) incomplete
d) limited

The manager's meticulous attention to detail ensured the project was completed without any errors.

a) careless
b) careful ✓
c) quick
d) indifferent

The novel was intricate, with numerous characters and overlapping storylines.

a) simple
b) complex ✓
c) boring
d) predictable

The new software update is seamless, making the transition from the old version effortless.

a) smooth ✓
b) difficult
c) broken
d) incomplete

The teacher's astute observations during the class discussion helped clarify many complex concepts.

a) ignorant
b) observant ✓
c) confused
d) inattentive

B. ***Read the following paragraph and correct any errors related to capitalization, punctuation, spelling, and hyphenation.***

ذیل میں دیے گئے پیراگراف کو پڑھیں اور بڑے حروف، رموزِ اوقاف، املا اور ہائفن سے متعلق غلطیوں کو درست کریں۔

Ans: She went to the store to buy two kilos of apples and two dozen bananas. It was a lovely day, but she forgot her shopping list. When she returned home, she found out that she had bought the wrong items. "How could I be so careless?" she thought.

Aspects of Time

Aspects (پہلو) of time refer to how actions (افعال) or events (واقعات) are viewed in relation to time — whether they are completed, ongoing (جاری), habitual (عادتاً کیا جانے والا عمل), or continuous over a period (عرصہ). These aspects are shown through verb tenses and help us understand when something happens (وقوع پذیر ہوتی ہے) and how it unfolds (سامنے آتی ہے).

There are four main aspects of time in English:

1. Simple Aspect

Describes general (عمومی) facts (حقائق), habits, or completed (تکمیل شدہ) actions at a specific (مخصوص) time.

- ***Present Simple*** – Talks about habits, facts, or routines.

یہ عادات، حقائق یا روزمرہ معمولات کے بارے میں بات کرتا ہے۔

Example: She reads books every day.

- ***Past Simple*** – Talks about finished actions in the past.

یہ ماضی میں مکمل ہو جانے والے کاموں کے بارے میں بات کرتا ہے۔

Example: They visited Quetta last summer.

- ***Future Simple*** – Talks about actions that will happen in the future.

یہ مستقبل میں وقوع پذیر ہونے والے کاموں کے بارے میں بات کرتا ہے۔

Example: I will travel to Karachi next month.

2. Progressive (Continuous) Aspect

Shows actions that are in progress (جاری) at a certain (خاص) time. Formed with "to be" + -ing form of the verb.

- ***Present Progressive*** – Action happening now or around the present.

وہ کام جو ابھی یا موجودہ زمانے میں ہو رہا ہو۔

Example: She is reading a book.

- ***Past Progressive*** – Action happening at a certain time in the past.

وہ کام جو ماضی کے کسی مخصوص وقت میں جاری تھا۔

Example: I was working when the phone rang.

- ***Future Progressive*** – Action that will be happening at a certain time in the future.

وہ کام جو مستقبل کے کسی وقت میں ہو رہا ہوگا۔

Example: I will be traveling at this time tomorrow.

3. Perfect Aspect

Shows actions that are completed in relation to another time.

- ***Present Perfect*** – Action happened at an unspecified time but affects the present.

وہ کام جو کسی غیر مخصوص وقت میں وقوع پذیر ہوا ہو، لیکن اس کا اثر موجودہ زمانے پر پڑتا ہو۔

Example: She has finished her homework.

- ***Past Perfect*** – Action was completed before another past action.

وہ کام جو ماضی میں ہونے والے کسی دوسرے کام سے پہلے مکمل ہو چکا ہو۔

ample: They had left before I arrived.

- ***Future Perfect*** – Action will be completed before a certain future time.

وہ کام جو مستقبل میں کسی خاص وقت سے پہلے مکمل ہو چکا ہوگا۔

ample: By next week, I will have finished the project.

4. Perfect Progressive Aspect

cuses on the duration (دورانیے) of actions across time — past, present, or future.

- ***Present Perfect Progressive*** – Action started in the past and is still continuing.

وہ کام جو ماضی میں شروع ہوا مگر اب تک جاری ہے۔

ample: I have been studying for two hours.

- ***Past Perfect Progressive*** – Action was ongoing in the past before another past event.

وہ کام جو ماضی میں کسی اور واقعے سے پہلے تک جاری تھا۔

ample: She had been waiting for an hour before the train arrived.

- ***Future Perfect Progressive*** – Action will have been happening over a period of me by a future point.

کوئی ایسا کام جو (مسلسل) ہوتا رہے گا اور مستقبل کے کسی مخصوص وقت تک جاری رہے گا۔

ample: By next month, I will have been working here for five years.

Read the sentences below and correct any mistakes related to the use of time aspects.

ذیل میں دیے گئے جملے پڑھیں اور وقت کے پہلوؤں (زمانوں) کے استعمال سے متعلق غلطیوں کو درست کریں۔

By the time he arrives, I have finished my work.
She will be work at the office tomorrow.
They have been finishing the project before the deadline.
I was studying when you called me last night.
She will have been living in Pakistan for two years when she moves to Dubai.

Ans: 1. By the time he arrives, I will have finished my work.
(Future Perfect is needed to show completion before a future point.)

She will be working at the office tomorrow.
(Future Progressive = will be + -ing form)

They had finished the project before the deadline.
They finished the project before the deadline.
(Past Perfect shows a completed action before a point in the past.)

I was studying when you called me last night.
(No correction needed – correct use of Past Progressive.)

She will have been living in Pakistan for two years when she moves to Dubai.
(No correction needed – correct use of Future Perfect Progressive.)

ORAL COMMUNICATION

ASKING AND ANSWERING QUESTIONS

Instructions:

- Pair up (جوڑا بنائیں) with a classmate.
- Take turns (باری باری) asking and answering the following questions.

- Use clear, precise (درست) language and maintain (برقرار رکھیں) formal (رسمی) tone (لب و لہجہ).
- Provide (فراہم کریں) detailed and thoughtful (فکر انگیز) responses (جوابات).

Questions:

1. ***In the poem "Freedom," Hughes speaks of a desire for immediate freedom. Why do you think he rejects the idea of waiting?***

نظم "Freedom" میں ہیوز فوری آزادی کی خواہش کا اظہار کرتا ہے۔ آپ کیا سمجھتے ہیں کہ وہ انتظار کے خیال کو کیوں رد کرتا ہے؟

Ans: Hughes rejects (مسترد کرتا ہے) waiting because he believes that delaying (تاخیر کرنا) justice (انصاف) is the same as denying (نفی کرنا) it. Waiting lets unfair (غیر منصفانہ) treatment (سلوک) continue, and he sees no value in promises (وعدے) for the future when people are suffering now.

ہیوز انتظار کو اس لیے مسترد کرتا ہے کیونکہ اُس کا ماننا ہے کہ انصاف میں تاخیر کرنا، دراصل انصاف کی نفی کے مترادف ہے۔ انتظار غیر منصفانہ سلوک کو جاری رہنے دیتا ہے اور جب لوگ فی الوقت تکلیف میں ہوں تو اسے مستقبل کے وعدوں میں کوئی اہمیت دکھائی نہیں دیتی۔

2. ***Do you agree with Hughes that freedom cannot be achieved through compromise and fear? Why or why not?***

کیا آپ ہیوز سے متفق ہیں کہ آزادی سمجھوتے اور خوف کے ذریعے حاصل نہیں کی جا سکتی؟ کیوں یا کیوں نہیں؟

Ans: Yes, I agree. Real freedom (آزادی) requires (درکار ہوتا ہے) courage (ہمت) and action (عملی اقدام). Compromise (سمجھوتہ) and fear (خوف) often lead to half-freedom (ادھوری آزادی) or continued injustice (ناانصافی). Hughes argues (دلیل پیش کرتا ہے) that only bold (جرأت مندانہ), direct (براہِ راست) efforts can bring true change.

جی ہاں، میں متفق ہوں۔ حقیقی آزادی کے لیے ہمت اور عملی اقدام درکار ہوتا ہے۔ سمجھوتہ اور خوف اکثر ادھوری آزادی یا جاری رہنے والی ناانصافی کا سبب بنتے ہیں۔ ہیوز دلیل پیش کرتا ہے کہ صرف جرأت مندانہ اور براہِ راست کوششیں ہی حقیقی تبدیلی لا سکتی ہیں۔

3. ***Hughes uses strong imagery in the poem, such as "freedom is a strong seed". What does this metaphor suggest about the nature of freedom?***

ہیوز نظم میں زبردست تمثیل نگاری استعمال کرتا ہے، جیسے "freedom is a strong seed"۔ یہ استعارہ آزادی کی نوعیت کے بارے میں کیا بتاتا ہے؟

Ans: The metaphor (استعارہ) suggests that freedom (آزادی) is something natural and strong, and it can grow (پروان چڑھنا) if given the right chance. It also shows that freedom should begin when it is needed (ضرورت ہو) most and should not be delayed (تاخیر کرنا).

یہ استعارہ بتاتا ہے کہ آزادی ایک فطری اور طاقتور چیز ہے اور اگر اسے درست موقع دیا جائے تو یہ پروان چڑھ سکتی ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ آزادی تب شروع ہونی چاہیے جب اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہو اور اس میں تاخیر نہیں کرنی چاہیے۔

4. ***If you were living in the time when Hughes wrote this poem, how would you feel about his message? Would you support his perspective?***

اگر آپ اس زمانے میں زندہ ہوتے جب ہیوز نے یہ نظم لکھی تھی، تو آپ اس کے پیغام کے بارے میں کیا محسوس کرتے؟ کیا آپ اس کے نقطۂ نظر کی حمایت کرتے؟

Ans: If I were living (زندہ ہوتا) in the time when Hughes wrote this poem, I would feel that his message is bold (جرأت مندانہ), honest (سچا), and full of hope (اُمید). I would support his perspective (نقطۂ نظر) because he speaks for people who are treated (سلوک کیا جاتا ہے) unfairly (غیر منصفانہ طور پر). He reminds (یاد دلاتا ہے) them that they have the right to be free.

اگر میں اس زمانے میں زندہ ہوتا جب ہیوز نے یہ نظم لکھی تھی، تو مجھے اس کا پیغام جرأت مندانہ، سچا اور اُمید سے بھرپور محسوس ہوتا۔ میں اُس کے نقطۂ نظر کی حمایت کرتا، کیونکہ وہ اُن لوگوں کے لیے آواز اٹھاتا ہے جن کے ساتھ غیر منصفانہ طور پر سلوک کیا جاتا ہے۔ وہ اُنھیں یاد دلاتا ہے کہ اُنھیں بھی آزاد ہونے کا حق حاصل ہے۔

5. ***The poem criticises passive acceptance of injustice. Can you think of a situation today where this message is still relevant? Explain.***

نظم ناانصافی کو چپ چاپ قبول کرنے پر تنقید کرتی ہے۔ کیا آپ آج کی کسی ایسی صورتحال کے بارے میں سوچ سکتے ہیں جہاں یہ پیغام اب بھی قابلِ عمل ہو؟ وضاحت کریں۔

Ans: Yes, this message is still relevant (قابلِ عمل) today. For example, in many places, people stay silent about unfair (غیر منصفانہ) treatment (سلوک) based on race (نسل), gender (جنس), or class (طبقاتی). When people do not protest (آواز اٹھانا) against injustice (ناانصافی), they indirectly (بالواسطہ طور پر) support it. Like the poet, we must take a stand against such injustice in society.

جی ہاں، یہ پیغام آج بھی قابلِ عمل ہے۔ مثال کے طور پر، بہت سی جگہوں پر لوگ نسل، جنس یا طبقاتی بنیاد پر ہونے والے غیر منصفانہ سلوک پر خاموش رہتے ہیں۔ جب لوگ ناانصافی کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے تو وہ بالواسطہ طور پر اس کی حمایت کرتے ہیں۔ شاعر کی طرح ہمیں بھی معاشرے میں ایسی ناانصافی کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے۔

6. ***How does the poet's use of direct language and repetition make his message more powerful?***

شاعر کے براہِ راست اندازِ بیان اور تکرار کے استعمال سے اس کا پیغام کس طرح زیادہ طاقتور بنتا ہے؟

Ans: The poet's use of direct (براہِ راست) language (اندازِ بیان) makes his message clear and strong. It shows that he wants freedom (آزادی) without any delay (تاخیر). The repetition (تکرار) of the word "freedom" shows how deeply he longs (تڑپ رہا ہے) for it and how urgent the demand (مطالبہ) is.

شاعر کے براہِ راست اندازِ بیان سے اس کا پیغام واضح اور مضبوط ہو جاتا ہے۔ یہ ظاہر کرتا ہے کہ وہ بغیر کسی تاخیر کے آزادی چاہتا ہے۔ "آزادی" کے لفظ کی بار بار تکرار سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اس کے لیے کتنا تڑپ رہا ہے اور یہ مطالبہ کتنا ضروری ہے۔

7. ***Imagine you are a person who believes in waiting for freedom. How would you respond to Hughes' argument?***

تصور کریں کہ آپ ایک ایسے شخص ہیں جو آزادی کے لیے انتظار پر یقین رکھتے ہیں۔ آپ ہیوز کے موقف کا کس طرح جواب دیں گے؟

Ans: If I were a person who believes (یقین رکھتا ہے) in waiting for freedom, I would say change takes time and rushing (جلد بازی) could cause (باعث بننا) harm (نقصان). But even then, I would have to admit (ماننا) that Hughes makes a strong point (موقف) — waiting too long allows injustice (ناانصافی) to grow deeper (گہرا).

اگر میں ایسا شخص ہوتا جو آزادی کے لیے انتظار پر یقین رکھتا، تو میں کہتا کہ تبدیلی وقت لیتی ہے اور جلد بازی نقصان کا باعث بن سکتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود، مجھے ماننا پڑ جاتا کہ ہیوز ایک مضبوط موقف پیش کرتا ہے — بہت زیادہ انتظار ناانصافی کو مزید گہرا کر دیتا ہے۔

8. ***How would you explain the poem's message to someone who has never read it?***

آپ اس نظم کا پیغام اُس آدمی کو کیسے سمجھائیں گے جس نے یہ نظم کبھی نہ پڑھی ہو؟

Ans: I would explain that the poem "Freedom (آزادی)" is a powerful (طاقتور) call (آواز، پکار) for justice (انصاف) and equal (مساوی) rights (حقوق). It says that freedom is not something to be waited for, but something to be claimed (حاصل کرنا) immediately (فوراً). It makes clear that waiting in silence is not the solution—immediate action is needed (ضروری ہے) to bring real (حقیقی) change.

میں یہ وضاحت کروں گا کہ نظم "Freedom" انصاف اور مساوی حقوق کے لیے ایک طاقتور آواز ہے۔ یہ کہتی ہے کہ آزادی کوئی ایسی چیز نہیں جس کا انتظار کیا جائے، بلکہ یہ وہ حق ہے جسے فوراً حاصل کرنا چاہیے۔ نظم واضح کرتی ہے کہ خاموشی سے انتظار کرنا مسئلے کا حل نہیں بلکہ حقیقی تبدیلی لانے کے لیے فوری عمل ضروری ہے۔

9. ***Do you think the concept of freedom Hughes presents is still relevant today? Why?***

کیا آپ کے خیال میں ہیوز کا پیش کردہ آزادی کا تصور آج بھی قابل عمل ہے؟ کیوں؟

Ans: Yes, the concept (تصور) of freedom (آزادی) Hughes presents (پیش کردہ) is still relevant (قابل عمل) today. Many people still face injustice (ناانصافی) and are told to wait or stay silent. The poem reminds (یاد دلاتی ہے) us that freedom is a basic right and should not be delayed (تاخیر کرنا). It encourages (تحریک دیتی ہے) people to speak out (آواز بلند کرنا) against unfair (غیر منصفانہ) treatment (سلوک).

جی ہاں، ہیوز کا پیش کردہ آزادی کا تصور آج بھی قابل عمل ہے۔ آج بھی بہت سے لوگ ناانصافی کا شکار ہیں اور انھیں انتظار کرنے یا خاموش رہنے کو کہا جاتا ہے۔ یہ نظم ہمیں یاد دلاتی ہے کہ آزادی ایک بنیادی حق ہے اور اس میں تاخیر نہیں کی جانی چاہیے۔ یہ لوگوں کو غیر منصفانہ سلوک کے خلاف آواز بلند کرنے کی تحریک دیتی ہے۔

10. ***If you were to add one more stanza to the poem, what message would you include?***

اگر آپ کو نظم میں ایک اور بند کا اضافہ کرنا پڑے، تو آپ کیا پیغام شامل کرنا چاہیں گے؟

Ans: If I were to add one more stanza, I would talk about unity (اتحاد) and courage (حوصلہ). I would say that when people stand together and take action, freedom (آزادی) becomes possible. The message would be: stop waiting — freedom must be claimed now.

اگر مجھے نظم میں ایک اور بند کا اضافہ کرنا پڑے، تو میں اتحاد اور حوصلے کے بارے میں بات کروں گا۔ میں کہوں گا کہ جب لوگ مل کر کھڑے ہوتے ہیں اور عملی قدم اٹھاتے ہیں، تو آزادی ممکن ہو جاتی ہے۔ میرا پیغام ہوگا: اب انتظار بند کرو — آزادی کو ابھی حاصل کرنا چاہیے۔

WRITING SKILLS

تحریری مہارتیں

SUMMARY VS. PRECIS

Both summary (خلاصہ) and precis (تلخیص) are ways (طریقے) to shorten (مختصر کرنا) a longer text, but they have different goals (مقاصد) and styles (انداز).

- ***Summary:*** **خلاصہ**

A summary gives a brief (مختصر) overview (جائزہ) of the main (مرکزی) ideas (خیالات). It keeps the important (اہم) points (نکات) but leaves out extra (اضافی) details (تفصیلات). The focus is on what is said, not how it is said.

- ***Precis:*** **تلخیص**

A precis is a short and clear version (صورت، انداز) of the original (اصل) text. It keeps the tone, style, and meaning of the author. A precis is usually (عموماً) more concise (مختصر) than a summary and focuses on the core (بنیادی) message in fewer (کم) words.

Comparison of Summary and Precis

Aspect	معانی	Summary	Precis
Purpose	مقصد	To provide a brief overview of the main ideas or points of a text. کسی ٹیکسٹ کے مرکزی خیالات یا نکات کا مختصر جائزہ پیش کرنا۔	To present the essential meaning of the text in a condensed form, maintaining the author's tone. ٹیکسٹ کے بنیادی مفہوم کو مختصر شکل میں پیش کرنا اور مصنف کے لب و لہجے کو برقرار رکھنا۔
Length	لمبائی، طوالت	Generally longer, around one-third of the original text. عموماً لمبی تحریر پر مشتمل اور اصل ٹیکسٹ کے تقریباً ایک تہائی کے برابر ہوتا ہے۔	More concise, around one-fourth to one-fifth of the original text. زیادہ مختصر ہوتا ہے، اصل ٹیکسٹ کے تقریباً چوتھائی یا پانچویں حصے کے برابر۔
Content	مواد	Covers the main ideas and important points of the text. ٹیکسٹ کے بنیادی خیالات اور اہم نکات پر مشتمل ہوتا ہے۔	Focuses on the essential meaning without unnecessary details. غیر ضروری تفصیلات کو نکال کر صرف بنیادی مفہوم پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔
Style and Tone	انداز اور لب و لہجہ	Neutral, may use simpler language. غیر جانبدارانہ انداز میں لکھا جاتا ہے اور سادہ زبان استعمال کی جا سکتی ہے۔	Retains the author's original tone and style. مصنف کے حقیقی انداز اور لب و لہجے کو برقرار رکھتا ہے۔
Structure	ساخت	Follows the structure of the original text. اصل ٹیکسٹ کی ترتیب کا خیال رکھا جاتا ہے۔	Organised logically, but may not strictly follow the original sequence. منطقی ترتیب میں تحریر کیا جاتا ہے، لیکن حقیقی تسلسل کو سختی سے نہیں اپنایا جاتا۔
Objectivity	غیر جانبداری	Remains objective, without personal opinions. ذاتی آراء کے بغیر غیر جانبدارانہ انداز میں لکھا جاتا ہے۔	Remains objective, without personal opinions. غیر جانبدار ہوتا ہے، اس میں ذاتی آراء شامل نہیں کی جاتیں۔
Language	زبان	May use slightly different words for clarity. وضاحت کے لیے قدرے مختلف الفاظ استعمال کیے جا سکتے ہیں۔	Stays closer to the language of the original text. زبان کے لحاظ سے اصل ٹیکسٹ کے قریب رہ کر لکھا جاتا ہے۔
Focus	مرکزی توجہ	Provides a general understanding of the text. ٹیکسٹ کا مجموعی فہم فراہم کرتا ہے۔	Emphasises clarity, precision, and conciseness. وضاحت، درستگی اور اختصار پر زور دیا جاتا ہے۔
Application	اطلاق	Used for summarising chapters, articles, or reports. ابواب، مضامین یا رپورٹس کا خلاصہ بنانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔	Used in academic writing, note-taking, and exams where conciseness is important. تعلیمی تحریروں، نوٹس بنانے اور ان امتحانات میں استعمال ہوتا ہے جہاں اختصار لازمی ہوتا ہے۔

A. ***Read the poem "Freedom" by Langston Hughes carefully.***

لینگسٹن ہیوز کی نظم "Freedom" کو غور سے پڑھیں۔

1. ***Write a summary of the poem in your own words.*** نظم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں تحریر کریں۔
2. ***Write a precis of the poem, maintaining the author's tone and main idea.***

مصنف کے لب و لہجے اور (نظم کے) مرکزی خیال کو برقرار رکھتے ہوئے نظم کی تلخیص تحریر کریں۔

Instructions:

- Ensure (یقینی بنائیں) your summary is around one-third of the poem's length.

- Your precis (تلخیص) should be even more concise (مختصر), around one-fourth to one-fifth of the poem's length.
- Do not include (شامل کرنا) any personal opinions (آرا) or interpretations (تشریحات) in your summary or precis.
- Maintain (برقرار رکھیں) the original (اصل) tone and message of the poem.

***Ans:* 1. Summary**

The poem expresses (اظہار کرتی ہے) the speaker's demand (مطالبہ) for immediate (فوری) freedom, rejecting (رد کرتے ہوئے) the idea that it can come through compromise (سمجھوتہ) or fear. He believes he has the same right (حق) as others to stand tall and own the land. The speaker is tired (تھکا ماندہ) of being told to wait for change and insists (اصرار کرتا ہے) that freedom is a basic (بنیادی) need, like daily bread (روٹی). He compares (تقابل کرتا ہے) freedom to a strong seed (بیج) that must grow where it is most needed. He ends by declaring (اعلان کرتے ہوئے) that he lives here too and deserves (حق دار ہے) freedom just like everyone else.

2. Precis

The poem firmly (قطعی طور پر) rejects (رد کرتی ہے) delayed (تاخیر سے ملنے والی) freedom and insists (زور دیتی ہے) it must not come through fear or compromise (سمجھوتہ). The speaker compares (موازنہ کرتا ہے) freedom to a strong seed (بیج), showing it is urgent (فوری) and essential (ضروری). He demands equal (مساوی) rights (حقوق) and immediate (فوری) action.

B. Explain the following lines with reference to the context.

مندرجہ ذیل اشعار کی سیاق و سباق کے حوالے سے تشریح کریں۔

I have as much right (حق)	مجھے بھی اتنا ہی حق حاصل ہے
As the other fellow (شخص) has	جتنا کہ کسی اور شخص کو ہے
To stand	کہ میں بھی (بطور ایک آزاد شہری کے)
On my two feet	اپنے دو پیروں پر کھڑا ہو جاؤں
And own (اپنا) the land (وطن).	اور میرا بھی اپنا ایک وطن ہو۔

Context: This is the second stanza of the poem. In the previous (پچھلا) stanza, the poet rejects (مسترد کر دیتا ہے) fear (خوف) and compromise (سمجھوتہ). Now he claims (جتاتا ہے) his equal (مساوی) right (حق) to freedom. In the next stanza, he shows his frustration (مایوسی) with those who keep asking him to wait for that freedom.

یہ نظم کا دوسرا بند ہے۔ پچھلے بند میں شاعر خوف اور سمجھوتے کو مسترد کر دیتا ہے۔ اب وہ برابری کے ساتھ آزادی کا اپنا حق جتاتا ہے۔ اگلے بند میں وہ اُن لوگوں پر اپنی مایوسی ظاہر کرتا ہے جو اُسے آزادی کے لیے مسلسل انتظار کرنے کو کہتے ہیں۔

Explanation: **تشریح**

In these lines, the speaker firmly (پرعزم) declares (اعلان کرتا ہے) that he has the same right as anyone else to live with dignity (عزت) and pride (وقار). He wants to stand on his own two feet, which means he wishes to be independent (خودمختار) and confident (پراعتماد). By saying he wants to "own the land," he expresses his desire (خواہش) to be a rightful (جائز، برحق) citizen of his country, not someone who is ignored (نظرانداز کر دیا گیا) or left behind. These lines highlight his strong belief in equality (مساوات), self-respect (عزتِ نفس), and the need to be treated (سلوک کیا جانا) fairly (منصفانہ) in the place he calls home.

ان سطروں میں مقرر (شاعر) پرعزم انداز میں اعلان کرتا ہے کہ اُسے بھی دوسروں کی طرح عزت اور وقار کے ساتھ زندگی گزارنے کا برابر حق حاصل ہے۔ وہ اپنے دو پیروں پر کھڑا ہونا چاہتا ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ وہ خودمختار اور پراعتماد بننا چاہتا ہے۔ اس کا یہ کہنا کہ وہ "اپنے ملک کا ایک معزز شہری بننا" چاہتا ہے، دراصل اس کی یہ خواہش ظاہر کرتا ہے کہ اُسے اپنے وطن کا جائز شہری تسلیم کیا جائے، نہ کہ کسی ایسے شخص کی طرح جو نظرانداز کر دیا گیا ہو یا پیچھے رہ گیا ہو۔ یہ سطریں مساوات، عزتِ نفس اور جسے وہ گھر کہتا ہے اس جگہ پر منصفانہ سلوک کے حوالے سے شاعر کے پرزور مطالبے کو اجاگر کرتی ہیں۔

ADDITIONAL EXERCISES FOR THOROUGH PREPARATION

SHORT QUESTIONS AND ANSWERS

مختصر سوالات اور جوابات

TEXT-BASED QUESTIONS AND ANSWERS

(Literal understanding, based directly on the poem's lines)

1. ***When will freedom come according to the poet?*** شاعر کے مطابق آزادی کب آئے گی؟

Ans: According to the poet, freedom will not come today, this year, or ever through fear (خوف) or compromise (سمجھوتہ). It will only come when people rise (اٹھ کھڑا ہونا) with courage (جرأت، حوصلہ) and demand (مطالبہ کرنا) their rights (حقوق). It must be claimed now.

شاعر کے مطابق، آزادی خوف یا سمجھوتے کے ذریعے نہ آج، نہ اِس سال اور نہ ہی کبھی آئے گی۔ آزادی صرف اُس وقت ملے گی جب لوگ جرأت کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوں گے اور اپنے حقوق کا مطالبہ کریں گے۔ اسے اب حاصل کرنا ضروری ہے۔

2. ***How does the speaker describe freedom?*** مقرر (شاعر) آزادی کو کس طرح بیان کرتا ہے؟

Ans: The speaker calls freedom a "strong seed (بیج)." This means it has power and the potential (صلاحیت) to grow (پروان چڑھنا). It is not weak (کمزور) or temporary (عارضی) — it is full (بھرپور) of strength (طاقت).

مقرر (شاعر) آزادی کو "ایک طاقت ور بیج" کہتا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ آزادی میں طاقت ہے اور (یہ) پروان چڑھنے کی صلاحیت (رکھتی) ہے۔ یہ کوئی کمزور یا عارضی (چیز) نہیں، بلکہ طاقت سے بھرپور (حقیقت) ہے۔

3. ***Where is the seed of freedom planted?*** آزادی کا بیج کہاں بویا جاتا ہے؟

Ans: The poem says it is planted (بویا جاتا ہے) "in a great need (ضرورت)." This shows that the desire (خواہش) for freedom grows (پروان چڑھتی ہے) in times of struggle (مشکل). When people suffer (تکلیف میں ہونا), their need for freedom becomes stronger.

نظم کہتی ہے کہ یہ بیج "ایک بڑی ضرورت میں" بویا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آزادی کی خواہش مشکل وقتوں میں پروان چڑھتی ہے۔ جب لوگ تکلیف میں ہوتے ہیں، تو اُن کی آزادی کی ضرورت اور زیادہ طاقتور بن جاتی ہے۔

4. ***What is the speaker tired of hearing?*** مقرر (شاعر) کیا سن سن کر تھک گیا ہے؟

Ans: The speaker is tired (تھک گیا ہے) of people saying, "Let things take their course (راستہ)." He hears this advice (مشورہ) too often and finds it useless (بےکار). It shows passiveness (غیر فعالیت) instead of taking action (عملی اقدام) for change.

مقرر (شاعر) اُن لوگوں کی یہ بات سن سن کر تھک گیا ہے کہ "حالات کو خود اپنا راستہ اختیار کرنے دو"۔ وہ یہ مشورہ بار بار سنتا ہے اور اُسے بےکار سمجھتا ہے۔ اس سے تبدیلی کے لیے عملی اقدام کے بجائے غیر فعالیت ظاہر ہوتی ہے۔

5. ***What do people often say about tomorrow?*** لوگ اکثر کل کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

Ans: People say, "Tomorrow is another day." This line is used to give false (جھوٹی) hope (امید). The speaker sees it as an excuse (بہانہ) to delay (تاخیر کرنا) justice (انصاف).

لوگ کہتے ہیں "کل ایک نیا دن ہے"۔ یہ جملہ ایک جھوٹی امید دلانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مقرر (شاعر) اسے انصاف کرنے میں تاخیر کرنے کا بہانہ سمجھتا ہے۔

6. ***Why does the speaker reject freedom after death?***

مقرر (شاعر) موت کے بعد والی آزادی کو کیوں رد کرتا ہے؟

Ans: He says, "I do not need my freedom when I'm dead." This means that freedom must be enjoyed (لطف اندوز ہونا) while alive (زندہ حالت). Freedom after death is meaningless (بے معنی) to the living.

وہ کہتا ہے "مجھے اپنی آزادی اس وقت نہیں چاہیے جب میں مر جاؤں گا۔" اس کا مطلب یہ ہے کہ آزادی سے زندہ حالت میں لطف اندوز ہونا چاہیے۔ مرنے کے بعد ملنے والی آزادی زندہ انسان کے لیے بے معنی ہے۔

7. ***What does the speaker say about tomorrow's bread?***

مقرر (شاعر) "کل کی روٹی" کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

Ans: The speaker says, "I cannot live on tomorrow's bread (روٹی)." This line shows that future promises (وعدے) are not enough (کافی). He needs (ضرورت ہے) real help and justice (انصاف) in the present (موجودہ وقت).

مقرر (شاعر) کہتا ہے "میں کل کی روٹی پر زندہ نہیں رہ سکتا۔" یہ سطر ظاہر کرتی ہے کہ مستقبل کے وعدے کافی نہیں ہوتے۔ اُسے حقیقی مدد اور انصاف کی ضرورت (ابھی) موجودہ وقت میں ہے۔

8. ***What is the speaker's right compared to others?***

مقرر (شاعر) کے حق کا دوسروں (کے حق) سے کس طرح موازنہ کیا گیا ہے؟

Ans: He says, "I have as much right (حق) as the other fellow (انسان) has." This means his rights are equal (برابر) to everyone else's. He demands (مانگتا ہے، مطالبہ کرتا ہے) the same dignity (عزت) and respect (وقار).

وہ کہتا ہے "مجھے بھی وہی حق حاصل ہے کسی بھی دوسرے انسان کی طرح"۔ اس کا مطلب ہے کہ اس کے حقوق کسی اور کے (حقوق کے) برابر ہیں۔ وہ بھی وہی عزت اور وقار مانگتا ہے (جو دوسروں کو حاصل ہے)۔

9. Why does the speaker want to stand on his feet and what does it mean?

مقرر (شاعر) اپنے قدموں پر کیوں کھڑا ہونا چاہتا ہے اور اس کا کیا مطلب ہے؟

Ans: The speaker wants "to stand on his feet (قدم)." This shows a desire (خواہش) to be independent (خودمختار) and confident (پُراعتماد). He wants to live (جینا) with pride (فخر), and not in fear (خوف).

مقرر (شاعر) "اپنے دونوں قدموں پر کھڑا ہونا" چاہتا ہے۔ اس سے اس کے خودمختار اور پُراعتماد بننے کی خواہش ظاہر ہوتی ہے۔ وہ خوف کے بجائے فخر کے ساتھ جینا چاہتا ہے۔

10. ***What does the speaker want to own?***

مقرر (شاعر) کیا حاصل کرنا چاہتا ہے؟

Ans: The speaker wants (چاہتا ہے) "to own (اپنا) the land (وطن)." This means he wants a rightful (جائز) place (مقام) in his country. He desires (خواہاں ہے) full equality (برابری) and citizenship (شہری حیثیت).

مقرر (شاعر) "اپنا ایک وطن حاصل کرنا" چاہتا ہے۔ اس سے مراد ہے کہ وہ اپنے ملک میں جائز مقام چاہتا ہے۔ وہ مکمل برابری اور شہری حیثیت کا خواہاں ہے۔

11. ***What does the line "I live here, too" mean?***

سطر "I live here, too" کا کیا مطلب ہے؟

Ans: It means the speaker is part of the same land (سرزمین) and society. He re[illegible]'s (یاد دلاتا ہے) others that he belongs (تعلق رکھتا ہے) just like them. He is not a stranger (اجنبی) or outsider.

اس کا مطلب ہے کہ مقرر (شاعر) بھی اسی سرزمین اور معاشرے کا حصہ ہے۔ وہ دوسروں کو یاد دلاتا ہے کہ وہ بھی باقی لوگوں کی طرح یہیں سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ کوئی اجنبی یا باہر سے آیا ہوا فرد نہیں ہے۔

12 ***What does the line "Just as you" suggest?***

سطر "Just as you" کیا بتاتی ہے؟

Ans: It means the speaker wants (چاہتا ہے) freedom (آزادی) like others do. There is no difference (فرق) between him and others in worth (قدر و قیمت). He deserves (حق دار ہے) the same rights (حقوق) and treatment (سلوک).

اس کا مطلب ہے کہ مقرر (شاعر) بھی اسی طرح کی آزادی چاہتا ہے جیسی آزادی دوسرے لوگوں کو حاصل ہے۔ اُس کی قدر و قیمت میں اور دوسروں میں کوئی فرق نہیں ہے۔ وہ بھی اسی طرح کے حقوق اور سلوک کا حق دار ہے۔

13 ***What is the tone of the speaker in the poem?***

نظم میں مقرر (شاعر) کا لب و لہجہ کیسا ہے؟

Ans: The tone (لب و لہجہ) is calm (پرسکون), yet strong and clear. He does not shout (چیختا ہے) or beg (منت سماجت کرتا ہے), but speaks firmly (ڈٹ کر). His voice carries (جھلکتا ہے) quiet (خاموش) power and confidence (اعتماد).

مقرر (شاعر) کا لب و لہجہ پرسکون، مگر مضبوط اور واضح ہے۔ وہ نہ چیختا ہے نہ منت سماجت کرتا ہے بلکہ ڈٹ کر بات کرتا ہے۔ اُس کی آواز میں ایک خاموش طاقت اور اعتماد جھلکتا ہے۔

14 ***Why does the speaker mention "compromise"?***

مقرر (شاعر) "سمجھوتے" کا ذکر کیوں کرتا ہے؟

Ans: He says freedom won't come through compromise (سمجھوتہ). He means giving up (دستبردار ہونا) one's rights weakens (کمزور کر دیتا ہے) the cause (مقصد). He believes freedom (آزادی) must be claimed (چھین کر لینا), not negotiated (بات چیت کرنا).

وہ کہتا ہے کہ آزادی سمجھوتے سے نہیں آئے گی۔ اس کا مطلب ہے کہ اپنے حقوق سے دستبردار ہونا آپ کے مقصد کو کمزور کر دیتا ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ آزادی بات چیت سے نہیں، بلکہ چھین کر لینی پڑتی ہے۔

15. ***What is the speaker's view on fear?***

مقرر (شاعر) کا خوف کے بارے میں کیا خیال ہے؟

Ans: He says fear (خوف) does not lead to freedom. Living (جینا) in fear means accepting (قبول کرنا ہے) oppression (ظلم). Courage (ہمت) is necessary (ضروری) to achieve (حاصل کرنا) real freedom.

وہ کہتا ہے کہ خوف آزادی کی طرف نہیں لے جاتا۔ خوف میں جینا سے مراد ظلم کو قبول کرنا ہے۔ حقیقی آزادی کو حاصل کرنے کے لیے ہمت ضروری ہے۔

ANALYTICAL AND CRITICAL QUESTIONS AND ANSWERS

(interpretation, theme, imagery, symbolism, and deeper meaning)

16 ***Why is the speaker against waiting?***

مقرر (شاعر) انتظار کے خلاف کیوں ہے؟

Ans: The speaker is against waiting because waiting delays (تاخیر کا باعث بنتا ہے) justice (انصاف) and change. The speaker wants action, not empty (خالی) promises (وعدے). Freedom (آزادی) must be claimed (حاصل کرنا), and not be postponed (ملتوی کرنا).

مقرر (شاعر) انتظار کے خلاف کیوں ہے کیوں کہ انتظار انصاف اور تبدیلی میں تاخیر کا باعث بنتا ہے۔ مقرر (شاعر) عمل چاہتا ہے، نہ کہ خالی وعدے۔ آزادی حاصل کرنی پڑتی ہے نہ کہ ملتوی۔

17. ***What do the repeated "not-phrases" show in the poem?***

نظم میں بار بار آنے والے "not-phrases" کے جملے کیا ظاہر کرتے ہیں؟

Ans: The repeated "not-phrases" create emphasis (پیدا کرتے ہیں) and emotional (جذباتی) impact (اثر). "Not today, not this year, nor ever" shows certainty (قطعیت). It stresses (زور دیتے ہیں) that freedom will never come through fear (خوف).

بار بار آنے والے "not-phrases" کے جملے تاکید اور جذباتی اثر پیدا کرتے ہیں۔ "نہ آج، نہ اس سال اور نہ کبھی" یہ جملے قطعیت ظاہر کرتے ہیں۔ یہ اس بات پر زور دیتے ہیں کہ خوف کے ذریعے کبھی بھی آزادی حاصل نہیں ہوگی۔

18. ***Why is the line "tomorrow's bread" important?*** سطر "tomorrow's bread" کیوں اہم ہے؟

Ans: It reflects (عکاسی کرتی ہے) the theme (موضوع) of present vs. future. The speaker cannot survive (زندہ رہنا) on delayed (تاخیر سے ملنے والا) justice (انصاف). He needs freedom (آزادی) and dignity (وقار) now — not later.

یہ حال بمقابلہ مستقبل کے موضوع کی عکاسی کرتی ہے۔ شاعر تاخیر سے ملنے والے انصاف پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اُسے آزادی اور وقار ابھی چاہیے، بعد میں نہیں۔

19. ***What is the main demand in the poem?*** نظم میں مرکزی مطالبہ کیا ہے؟

Ans: The speaker demands (مطالبہ کرتا ہے) immediate (فوری), equal (یکساں) freedom. He wants to live with rights (حقوق), pride (وقار), and justice. He asks for no less than what others have.

مقرر (شاعر) فوری اور یکساں آزادی کا مطالبہ کرتا ہے۔ وہ حقوق، وقار اور انصاف کے ساتھ جینا چاہتا ہے۔ وہ اتنا ہی چاہتا ہے جتنا دوسروں کو حاصل ہے مطلب یہ کہ نہ کم، نہ زیادہ۔

20. ***What kind of freedom is the poet asking for?*** شاعر کس قسم کی آزادی کا مطالبہ کر رہا ہے؟

Ans: The poet is asking for real (حقیقی), equal (یکساں), and immediate (فوری) freedom. He rejects (مسترد کرتا ہے) future promises (وعدے) or just symbolic (علامتی، نمائشی) rights. He demands to live with dignity (عزت) and honour (وقار) while he is still alive.

شاعر حقیقی، یکساں اور فوری آزادی کا مطالبہ کر رہا ہے۔ وہ مستقبل کے وعدوں یا محض علامتی حقوق کو مسترد کرتا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ جب تک وہ زندہ ہے، عزت اور وقار کے ساتھ زندگی گزارے۔

21. ***Why is the phrase "let things take their course" criticized in the poem?***

"حالات کو خود اپنا راستہ اختیار کرنے دو" نظم میں اس جملے پر تنقید کیوں کی گئی ہے؟

Ans: The poet sees it as a symbol of passivity (غیر فعال). Such thinking (سوچ) delays (تاخیر کرتی ہے) freedom and supports (حمایت کرتی ہے) injustice (ناانصافی). He rejects (رد کرتا ہے) waiting and calls for action.

شاعر اس جملے کو غیر فعال سوچ کی علامت سمجھتا ہے۔ ایسی سوچ آزادی (کے حصول) میں تاخیر کرتی ہے اور ناانصافی کی حمایت کرتی ہے۔ وہ انتظار کو رد کرتا ہے اور عمل پر زور دیتا ہے۔

22. ***How does the repetition of "not" affect the poem's impact?***

نظم میں "not" کی تکرار نظم کے اثر کو کس طرح بڑھاتی ہے؟

Ans: It strengthens (تقویت دیتی ہے) the poet's message. Repetition (تکرار) builds (پیدا ہوتی ہے) rhythm (آہنگ، لے) and emotional (جذباتی) intensity (شدت). It emphasizes (زور دیتی ہے) total rejection (نفی) of delay (تاخیر) and fear (خوف).

یہ شاعر کے پیغام کو تقویت دیتی ہے۔ تکرار سے آہنگ (لے) اور جذباتی شدت پیدا ہوتی ہے۔ یہ ہر طرح کی تاخیر اور خوف کی مکمل نفی پر زور دیتی ہے۔

23. ***What kind of mindset does the poem challenge?*** نظم کس قسم کے ذہنیت کو چیلنج کرتی ہے؟

Ans: It challenges passive (خاموش، غیر فعال) acceptance (قبول کرنے والی ذہنیت) of injustice (ناانصافی). It speaks against waiting and fear-based (خوف پر مبنی) silence. The poet calls for bold (جرأت مندانہ) and rightful (حق پر مبنی) action.

یہ نظم ناانصافی کو خاموشی سے قبول کرنے والی ذہنیت کو چیلنج کرتی ہے۔ یہ انتظار اور خوف پر مبنی خاموشی کے خلاف بات کرتی ہے۔ شاعر جرأت مندانہ اور حق پر مبنی اقدام پر زور دیتا ہے۔

24. ***How does the poem reflect social inequality?*** نظم سماجی عدم مساوات کی کس طرح عکاسی کرتی ہے؟

Ans: It shows how some people are denied (محروم رکھا جاتا ہے) rights. The speaker must fight

for what others already have. The poem highlights (نمایاں کرتی ہے) a demand (مطالبہ) for fairness (انصاف).

یہ نظم دکھاتی ہے کہ کچھ لوگوں کو اُن کے حقوق سے کیسے محروم رکھا جاتا ہے۔ مقرر (شاعر) کو اُن چیزوں کے لیے لڑنا چاہیے جو دوسروں کو پہلے ہی سے حاصل ہیں۔ نظم انصاف کے مطالبے کو نمایاں کرتی ہے۔

25. ***What emotion is shown by the speaker's "tiredness"?***

مقرر (شاعر) کی "تھکان" کس جذبے کو ظاہر کرتی ہے؟

Ans: It reflects (ظاہر کرتی ہے) deep (شدید) frustration (پریشانی) and exhaustion (تھکاوٹ). He is tired (تھک گیا ہے) of hearing (سن سن کر) empty (کھوکھلے) advice (مشورے). It shows he wants (چاہتا ہے) real change, not words.

یہ شدید پریشانی اور تھکاوٹ کو ظاہر کرتی ہے۔ وہ کھوکھلے مشورے سن سن کر تھک گیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ وہ صرف باتیں نہیں بلکہ حقیقی تبدیلی چاہتا ہے۔

26. ***Why is compromise seen negatively in the poem?*** نظم میں سمجھوتے کو منفی انداز میں کیوں پیش کیا گیا ہے؟

Ans: The poet links it to weakness (کمزوری) and delay (تاخیر). He believes giving in prevents (رکاوٹ بنتا ہے) real freedom. Compromise (سمجھوتہ) is seen as surrender (ہار ماننا), not solution.

شاعر اسے کمزوری اور تاخیر سے جوڑتا ہے۔ اس کا ماننا ہے کہ جھک جانا حقیقی آزادی کے حصول میں رکاوٹ بنتا ہے۔ سمجھوتے کو حل نہیں بلکہ ہار ماننے کے مترادف سمجھا گیا ہے۔

27. ***What role does 'hope' play in the poem?*** نظم میں "اُمید" کیا کردار ادا کرتی ہے؟

Ans: According to the speaker, hope alone (اکیلی) is not enough (کافی). He needs more than just future dreams (خواب) or comforting (دلاسائی) words. He wants real (حقیقی) freedom (آزادی) now — not something delayed (تاخیر سے ملنے والی) or promised for later.

مقرر (شاعر) کے مطابق، اکیلی اُمید کافی نہیں ہے۔ اُسے صرف مستقبل کے خوابوں یا دلاسہ دینے والے الفاظ سے بڑھ کر کچھ چاہیے۔ وہ ابھی حقیقی آزادی چاہتا ہے — ایسی آزادی نہیں جو تاخیر سے ملے یا مستقبل کے وعدوں میں دی جائے۔

28. ***Why is the poem powerful despite its simple words?*** سادہ الفاظ کے باوجود یہ نظم مؤثر کیوں ہے؟

Ans: It uses plain (سادہ) language with deep meaning (مفہوم). Strong metaphors (استعارے) and repetition (تکرار) add emotional (جذباتی) force (قوت). Its message is direct (براہِ راست), relatable (قابلِ فہم), and urgent (فوری اہمیت).

یہ نظم سادہ زبان میں گہرا مفہوم پیش کرتی ہے۔ مضبوط استعارے اور تکرار نظم میں جذباتی قوت کا اضافہ کرتے ہیں۔ اس کا پیغام براہِ راست، قابلِ فہم اور فوری اہمیت کا حامل ہے۔

29. ***How does the poem treat the idea of fear?*** نظم خوف کے تصور سے کس طرح پیش آتی ہے؟

Ans: Fear (خوف) is shown as a barrier (رکاوٹ) to freedom. The poet says freedom won't come through fear. Courage (جرأت) is needed (ضرورت ہوتی ہے) to bring justice (انصاف).

خوف کو آزادی کی (راہ میں) رکاوٹ کے طور پر دکھایا گیا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ آزادی خوف کے ذریعے حاصل نہیں ہوگی۔ انصاف کے لیے جرأت کی ضرورت ہوتی ہے۔

30. ***What is the central purpose of the poem?*** نظم کا بڑا مقصد کیا ہے؟

Ans: The central purpose (مقصد) of the poem is to demand equal rights (حقوق) and immediate (فوری) freedom. It exposes how delay (تاخیر) and fear prevent (رکاوٹ بنتے ہیں) justice. The speaker firmly (ڈٹ کر) asserts (اعلان کرتا ہے) his full dignity (عزت), humanity (انسانیت), and right to live freely.

نظم کا بڑا مقصد مساوی حقوق اور فوری آزادی کا مطالبہ کرنا ہے۔ یہ ظاہر کرتی ہے کہ تاخیر اور خوف کس طرح انصاف میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ مقرر پورے یقین کے ساتھ اپنی عزت، انسانیت اور آزادانہ زندگی گزارنے کے حق کا اعلان کرتا ہے۔

GENERAL AND EVALUATIVE QUESTIONS

31. ***What is the main idea of the poem?*** نظم کا مرکزی خیال کیا ہے؟

Ans: The main idea is that freedom (آزادی) cannot be achieved (حاصل کرنا) through patience (صبر), compromise (سمجھوتہ), or fear (خوف). The poet insists (اصرار کرتا ہے) that true (حقیقی) freedom requires (درکار ہوتا ہے) action, courage (حوصلہ), and urgency. He demands (مطالبہ کرتا ہے) equal rights now — not in the distant (دُور، بعید) future.

مرکزی خیال یہ ہے کہ آزادی صبر، سمجھوتے یا خوف کے ذریعے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ شاعر اصرار کرتا ہے کہ حقیقی آزادی کے لیے عمل، ہمت اور فوری اقدام درکار ہوتے ہیں۔ وہ مساوی حقوق کا مطالبہ کرتا ہے، کسی مستقبل بعید میں نہیں، بلکہ ابھی۔

32. ***Write the critical appreciation of the poem.*** نظم کی تنقیدی تحسین تحریر کریں۔

Ans: Langston Hughes' poem powerfully (پرزور) critiques passivity (غیر فعال سوچ) in the face of injustice (ناانصافی). Using simple yet forceful (زوردار) language, he conveys (بیان کرتا ہے) the emotional (جذباتی) exhaustion (تھکن) of waiting and the deep (شدید) human (انسانی) desire (خواہش) for dignity (وقار) and freedom (آزادی). The metaphor (استعارہ) of freedom as a "strong seed (بیج)" enriches (نکھار عطا کرتا ہے) the poem, while its structure and tone (لب و لہجہ) enhance (اُجاگر کرتے ہیں) the urgency (فوری اہمیت) of his call (مطالبہ) for justice (انصاف).

لینگسٹن ہیوز کی نظم ناانصافی کے مقابل غیر فعال سوچ پر پرزور تنقید کرتی ہے۔ سادہ مگر زوردار زبان کے استعمال سے وہ انتظار کی جذباتی تھکن اور وقار و آزادی کی شدید انسانی خواہش کو بیان کرتا ہے۔ ایک "طاقت ور بیج" کے طور پر آزادی کا استعارہ نظم کو نکھار عطا کرتا ہے، جب کہ اس کی ساخت اور لب و لہجہ شاعر کے انصاف کے مطالبے کی فوری اہمیت کو مزید اُجاگر کرتے ہیں۔

33. ***Write the theme of the poem.*** نظم کا موضوع تحریر کریں۔

Ans: The central (مرکزی) theme (موضوع) is the urgency (فوری) of claiming (حصول) equal freedom and justice. It also highlights rejection of delay (تاخیر), false (جھوٹی) hope (امید), and fear (خوف), and encourages (تحریک پیدا کرتی ہے) standing up for one's rights with dignity (وقار) and strength (طاقت).

نظم کا مرکزی موضوع مساوی آزادی اور انصاف کا فوری حصول ہے۔ یہ نظم تاخیر، جھوٹی امید اور خوف کو رد کرتی ہے اور وقار اور طاقت کے ساتھ اپنے حقوق کے لیے کھڑا ہونے کی تحریک پیدا کرتی ہے۔

34. ***What moral lesson does the poem teach?*** نظم کیا اخلاقی سبق دیتی ہے؟

Ans: The poem teaches that freedom is a right, not a gift (عطیہ), and it must be claimed (حاصل کرنا) through courage (ہمت) and action (عملی جدوجہد). Waiting and fear (خوف) will only prolong (طول ملنا) injustice (ناانصافی). The moral (اخلاقی پیغام) is to stand up firmly (ڈٹ کر) for what is right — now, not later (بعد میں).

نظم یہ سبق دیتی ہے کہ آزادی کوئی عطیہ نہیں بلکہ ایک حق ہے اور اسے ہمت اور عملی جدوجہد کے ذریعے حاصل کرنا چاہیے۔ انتظار اور خوف سے صرف ناانصافی کو طول ملے گا۔ اس کا اخلاقی پیغام یہ ہے کہ جو حق ہے، اُس کے لیے ابھی اسی وقت ڈٹ کر کھڑے ہونا چاہیے، نہ کہ بعد میں۔

35. ***Write the summary of the poem.*** نظم کا خلاصہ لکھیں۔

Ans: In the poem, the speaker rejects (مسترد کرتا ہے) the idea that freedom will come through waiting, fear (خوف), or compromise (سمجھوتہ). He is tired (تھک گیا ہے) of false (جھوٹی) sayings (باتیں) and future promises (وعدے). He compares (موازنہ کرتا ہے) freedom to a seed planted (بویا جاتا ہے) in great need and demands (مطالبہ کرتا ہے) equality (برابری)

and liberty (آزادی) immediately (فوری طور پر), like everyone else.

اس نظم میں شاعر اس خیال کو مسترد کرتا ہے کہ آزادی انتظار، خوف یا سمجھوتے کے ذریعے حاصل ہوگی۔ وہ جھوٹی باتوں اور مستقبل کے وعدوں سے تھک گیا ہے۔ وہ آزادی کا ایک ایسے بیج سے موازنہ کرتا ہے جو شدید ضرورت کے وقت بویا جاتا ہے اور دوسروں کی طرح فوری طور پر برابری اور آزادی کا مطالبہ کرتا ہے۔

36. ***What is the setting of the poem?*** نظم کا منظر کیا ہے؟

Ans: The setting (منظر) is not specific (مخصوص), but it reflects (ظاہر کرتا ہے) the social and emotional (جذباتی) state (حالت) of a marginalized (محرومی کا شکار) person in an unequal (غیر مساوی) society. The poem takes place in a mental (ذہنی) and social space of injustice (ناانصافی) and longing (شدید خواہش) for change.

نظم کا منظر کوئی مخصوص نہیں ہے البتہ یہ ایک غیر مساوی معاشرے میں محرومی کے شکار ایک فرد کی سماجی اور جذباتی حالت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ نظم ایک ایسی ذہنی اور سماجی فضا میں وقوع پذیر ہوتی ہے جہاں ناانصافی ہے اور تبدیلی کی شدید خواہش پائی جاتی ہے۔

37. ***What images are described in the poem?*** نظم میں کون سی تمثیلات بیان کی گئی ہیں؟

Ans: The key image (تمثیل) is freedom as a strong seed (بیج) planted (بویا جاتا ہے) in need. Other subtle (لطیف) images include standing on one's own feet (قدم), bread (روٹی) representing (نمائندگی کرنا) basic needs (ضروریات), and the contrast (تضاد) between life and death.

نظم کی اہم تمثیل آزادی کو ایک طاقت ور بیج کے طور پر پیش کرتی ہے جو ضرورت کے وقت بویا جاتا ہے۔ دیگر لطیف تمثیلات میں اپنے قدموں پر کھڑے ہونا، روٹی کا (زندگی کی) بنیادی ضروریات کی نمائندگی کرنا اور زندگی اور موت کے درمیان تضاد ہے۔

38. ***What poetic devices have been used in the poem?*** نظم میں کون سی شعری اسالیب استعمال کی گئی ہیں؟

Ans: The poem uses metaphor (استعارہ) ("freedom (آزادی) is a strong seed (بیج)"), repetition (تکرار) ("not today, not this year"), contrast (تضاد) (life vs. death), and simple, direct (براہ راست) diction (زبان) to convey (پیدا کرنا) urgency (ہنگامی کیفیت) and power.

یہ نظم استعارہ (آزادی ایک طاقتور بیج ہے)، تکرار (نہ آج، نہ ہی اگلے سال)، تضاد (زندگی بمقابلہ موت) کا استعمال کرتی ہے جبکہ ہنگامی کیفیت اور طاقت پیدا کرنے کے لیے سادہ، براہِ راست زبان استعمال کی گئی ہے۔

39. ***What emotions does the poem evoke?*** نظم کن جذبات کو اُبھارتی ہے؟

Ans: It evokes (اُبھارتی ہے) frustration (پریشانی), strength (قوت), urgency (ہنگامی کیفیت), dignity (وقار), and quiet (خاموش) determination (عزم). It also stirs (ابھارتی ہے) a strong (پرزور) emotional (جذباتی) reaction (ردِعمل) against injustice (ناانصافی) and delayed (تاخیر) rights.

یہ نظم پریشانی، قوت، ہنگامی کیفیت، وقار اور خاموش عزم (جیسے جذبات) کو اُبھارتی ہے۔ یہ ناانصافی اور حقوق کی تاخیر کے خلاف ایک پرزور جذباتی ردِعمل بھی پیدا کرتی ہے۔

40. ***Identify the figurative language of the poem.*** نظم میں استعاراتی زبان کی شناخت کریں۔

Ans: The poem uses metaphor (استعارہ) (freedom as a seed (بیج)), symbolism (علامتیت) (bread (روٹی) as survival (بقا), death as a boundary (حد)), and contrast (تضاد) (freedom now vs. after death) to express deeper meanings (مفاہیم) beyond (آگے بڑھ کر) literal (ظاہری) words.

نظم میں استعارہ (آزادی بطور ایک بیج)، علامتیت (روٹی بطور بقا اور موت بطور ایک حد) اور تضاد (آزادی ابھی بمقابلہ مرنے کے بعد) کا استعمال کیا گیا ہے تا کہ ظاہری الفاظ سے آگے بڑھ کر گہرے مفاہیم بیان کیے جا سکیں۔

41. ***What is the effect of the imagery used in the poem?*** نظم میں استعمال کی گئی تمثیل نگاری کا کیا اثر ہے؟

Ans: The imagery (تمثیل نگاری) makes the abstract (مجرد) idea of freedom (آزادی) tangible

(قابل ادراک) and emotional (جذباتی). It connects the reader to the speaker's struggles (مشکلات) and needs (ضرورتیں), making the message more relatable (قابل فہم) and urgent (فوری).

تمثیل نگاری آزادی جیسے مجرد خیال کو قابل ادراک اور جذباتی (حقیقت) بنا دیتی ہے۔ یہ قاری کو مقرر (شاعر) کی مشکلات اور ضرورتوں سے جوڑتی ہے، جس سے نظم کا پیغام زیادہ قابل فہم اور فوری محسوس ہوتا ہے۔

42. ***What is the mood of the poem?*** نظم کا موڈ (مزاج، کیفیت) کیا ہے؟

Ans: The mood is serious, firm (مضبوط), and determined (پرعزم). Although calm (پرسکون) in tone (لب ولہجہ), the speaker's words carry (ظاہر کرتے ہیں) deep passion (جذبہ) and resistance (مزاحمت) against delay (تاخیر) and fear (خوف).

نظم کا مزاج سنجیدہ، مضبوط اور پرعزم ہے۔ اگرچہ لب ولہجے کے لحاظ سے پرسکون ہے، لیکن مقرر (شاعر) کے الفاظ گہرا جذبہ اور تاخیر و خوف کے خلاف مزاحمت ظاہر کرتے ہیں۔

43. ***Comment on the structure of the poem.*** نظم کی ساخت پر تبصرہ کریں۔

Ans: The poem has no strict (مخصوص، سخت) stanza form, but is divided (تقسیم کی گئی ہے) naturally (قدرتی انداز میں) by thought (خیال). The free verse (نظم) structure reflects (عکاسی کرتی ہے) freedom of voice and allows the poet to speak honestly (دیانتدارانہ) and directly (بالواسطہ طور پر), without restriction (بندش).

نظم میں بند کی کوئی مخصوص ترتیب نہیں ہے، بلکہ خیال کی بنیاد پر قدرتی انداز میں تقسیم کی گئی ہے۔ اس کی آزاد نظم کی ساخت شاعر کی آزادیٔ اظہار کی عکاسی کرتی ہے اور اُسے بغیر کسی بندش کے، دیانتدارانہ اور بالواسطہ طور پر بات کرنے کی اجازت دیتی ہے۔

44. ***How does the title relate to the contents of the poem?***

عنوان نظم کے مندرجات سے کس قدر مطابقت رکھتا ہے؟

Ans: The title "Freedom will not come" directly (براوراست) reflects (عکاسی کرتا ہے) the poet's main argument (موقف). It emphasizes (زور دیتا ہے) that freedom will not arrive automatically (خودبخود) or passively (غیر فعالی سے) — it must be fought for, not waited for.

عنوان "Freedom will not come" (آزادی نہیں آئے گی) براوراست شاعر کے مرکزی موقف کی عکاسی کرتا ہے۔ یہ زور دیتا ہے کہ آزادی خودبخود یا غیر فعالی سے نہیں آتی — اس کے لیے انتظار نہیں بلکہ لڑنا پڑتا ہے۔

45. ***What is irony or contrast or symbolism in the poem?*** کیا نظم میں طنز، تضاد یا علامتیت استعمال کی گئی ہے؟

Ans: There is contrast (تضاد) between promises (وعدے) of "tomorrow" and the need (ضرورت) for freedom "now." Irony (طنز) lies in false (جھوٹی) comfort (تسلیاں) offered by society while denying (محروم کرکے) real rights. Symbolism (علامتیت) appears (ظاہر ہوتا ہے) in "bread (روٹی)" (basic survival (بقا)) and "seed (بیج)" (freedom's potential (صلاحیت)).

"کل کے وعدوں" اور "آزادی کی فوری ضرورت" کے درمیان ایک (واضح) تضاد موجود ہے۔ طنز اس بات میں ہے کہ معاشرہ حقیقی حقوق سے محروم کرکے جھوٹی تسلیاں دیتا ہے۔ جب کہ علامتیت (کا استعمال) "روٹی" (بنیادی بقا) اور "بیج" (آزادی کی صلاحیت) میں ظاہر ہوتا ہے۔

46. ***Do you agree with the poet's viewpoint?*** کیا آپ شاعر کے نقطۂ نظر سے متفق ہیں؟

Ans: Yes, the poet's viewpoint (نقطۂ نظر) is powerful (مؤثر) and justified (جائز). Freedom and justice (انصاف) delayed (تاخیر) are often justice denied (نفی ہونا). His call for dignity (وقار), equality (برابری), and action (عملی اقدام) is still relevant (متعلقہ) today.

جی ہاں، شاعر کا نقطۂ نظر مؤثر اور جائز ہے۔ آزادی اور انصاف میں تاخیر اکثر انصاف کی نفی کے مترادف ہوتی ہے۔ وقار، برابری اور عملی اقدام کے لیے اس کی پکار آج بھی متعلقہ اور اہم ہے۔

How does the poem make you feel? یہ نظم پڑھنے کے بعد آپ کیسا محسوس کرتے ہیں؟

Ans: The poem creates a feeling of awareness (شعور), empathy (ہمدردی), and motivation (تحریک). It makes (مجبور کرتی ہے) the reader reflect (غور کرنا) on real struggles (مشکلات) and recognize (احساس دلاتی ہے) the need to stand up for what is right, now — not later (بعد میں).

یہ نظم شعور، ہمدردی اور تحریک کا احساس پیدا کرتی ہے۔ یہ قاری کو حقیقی مشکلات پر غور کرنے پر مجبور کرتی ہے اور یہ احساس دلاتی ہے کہ جو حق ہے، اُس کے لیے ابھی کھڑا ہونا ضروری ہے، نہ کہ بعد میں۔

What modern issues or experiences relate to the poem?

اس نظم کا تعلق موجودہ دور کے کن مسائل یا تجربات سے ہے؟

Ans: The poem connects (جڑی ہوئی ہے) with civil (شہری) rights struggles (جدوجہد), inequality (عدم مساوات), racism (نسل پرستی), and delayed (تاخیر) justice (انصاف) in many parts of the world. It speaks to anyone still fighting for equal opportunities (مواقع), fair (منصفانہ) treatment (سلوک), and human (انسانی) dignity (وقار).

یہ نظم دنیا کے کئی حصوں میں شہری حقوق کی جدوجہد، عدم مساوات، نسل پرستی اور انصاف میں تاخیر جیسے مسائل سے جڑی ہوئی ہے۔ یہ اُن تمام لوگوں سے مخاطب ہے جو اب بھی یکساں مواقع، منصفانہ سلوک اور انسانی وقار کے لیے لڑ رہے ہیں۔

...*...*...*...

EXERCISE OF SYNONYMS

Tick (✓) the correct synonym of the highlighted words.

Freedom will never come through ***compromise*** and fear.
(a) struggle (b) settlement (c) refusal (d) demand

Freedom will never come through compromise and ***fear***.
(a) doubt (b) sorrow (c) panic (d) laziness

The speaker says, "I have as much ***right*** as the other fellow has."
(a) privilege (b) opinion (c) reason (d) strength

The speaker says, "I have as much right as the other ***fellow*** has."
(a) friend (b) stranger (c) person (d) helper

The speaker says, "I ***tire*** so of hearing people say, let things take their course."
(a) wait (b) annoy (c) weaken (d) weary

People keep saying, "Let things take their ***course***."
(a) rule (b) order (c) path (d) speed

The speaker says, "I cannot live on tomorrow's ***bread***."
(a) wealth (b) food (c) idea (d) desire

Freedom is a ***strong*** seed planted in a great need.
(a) soft (b) powerful (c) clever (d) firm

Freedom is a strong ***seed*** planted in a great need.
(a) root (b) leaf (c) fruit (d) soil

10. The poet says freedom is a strong seed ***planted*** in a great need.
(a) covered (b) buried (c) sown (d) collected

MULTIPLE CHOICE QUESTIONS (MCQ's)

- *Tick (✓) the correct option.*

Text-Based MCQ's (Literal Meaning)

1. ***What will freedom not come through?***
   (a) peace and hope (b) compromise and fear
   (c) strength and courage (d) time and patience
2. ***The speaker says, "I have as much right as the..."***
   (a) government (b) other fellow (c) leader (d) stranger
3. ***What does the speaker want to do on his own two feet?***
   (a) run away (b) stand (c) march (d) sleep
4. ***What does the speaker want to own?***
   (a) a house (b) a city (c) the land (d) a dream
5. ***What does the speaker say about "tomorrow"?***
   (a) it brings darkness (b) it may be worse (c) it is another day (d) it never comes
6. ***When does the speaker say he does not need freedom?***
   (a) at night (b) on paper (c) when he's dead (d) at work
7. ***What can the speaker not live on?***
   (a) water (b) tomorrow's bread (c) freedom songs (d) hope
8. ***How does the poet describe freedom?***
   (a) a strong seed (b) a sharp weapon (c) a distant dream (d) a closed door
9. ***Where is the seed planted?***
   (a) in a desert (b) in a garden (c) in a great need (d) in a pot
10. ***Who does the speaker say also lives here?***
    (a) a stranger (b) the rich (c) he himself (d) a ruler
11. ***The speaker says, "I want my freedom..."***
    (a) more than others (b) when it comes (c) just as you (d) if allowed
12. ***What kind of sayings is the speaker tired of?***
    (a) empty (b) brave (c) honest (d) new
13. ***What emotion does the speaker express about waiting?***
    (a) hope (b) fear (c) tiredness (d) joy
14. ***What action does "planted" refer to?***
    (a) cooking (b) throwing (c) sowing a seed (d) writing a message
15. ***What is the speaker's relationship to the land?***
    (a) he visits it (b) he rejects it (c) he wants to own it (d) he fears it

Analytical MCQ's

16. ***What is the poet's view on delayed freedom?***
    (a) it is acceptable with patience (b) it has no value
    (c) it is part of the process (d) it should be avoided

The tone of the poem can best be described as:
(a) joyful and satisfied (b) calm but determined
(c) humble and quiet (d) cold and distant

What does the metaphor "freedom is a strong seed" suggest?
(a) freedom is weak and needs support (b) freedom is artificial
(c) freedom is natural and grows from struggle (d) freedom is dangerous

Why does the poet reject phrases like "let things take their course"?
(a) they are hopeful and inspiring (b) they reflect wisdom
(c) they promote passivity and delay (d) they support immediate action

"I cannot live on tomorrow's bread" reflects:
(a) the importance of planning (b) hope in the future
(c) the need for present justice (d) the value of savings

What effect does repeating "not" in "Not today, not this year, nor ever" create?
(a) it shows confusion (b) it adds rhythm but no meaning
(c) it emphasizes frustration and certainty (d) it weakens the message

"I live here, too" expresses:
(a) a desire to leave (b) a rejection of society
(c) a claim to equal belonging (d) a confession of guilt

Why is "freedom" described as a seed instead of a fruit?
(a) seeds are useless (b) seeds symbolize growth and potential
(c) fruit is easier to find (d) seeds are temporary

What poetic device is used in "tomorrow's bread"?
(a) Simile (b) Alliteration (c) Metaphor (d) Hyperbole

What is the central theme of the poem?
(a) death and loss (b) patriotism
(c) urgent demand for justice and freedom (d) beauty of nature

ANSWER KEYS

Exercise of Synonyms

1. B	2. C	3. A	4. C	5. D	6. C	7. B	8. B	9. A	10. C

Multiple Choice Questions (MCQ's)

1. B	2. B	3. B	4. C	5. C	6. C	7. B	8. A	9. C	10. C
11. C	12. A	13. C	14. C	15. C	16. B	17. B	18. C	19. C	20. C
21. C	22. C	23. B	24. C	25. C					

* * *